

# کئی چراغ جل گئے

اسماء قادری

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

نیو سٹوڈنٹ لائبریری

ہسپتال روڈ صادق آباد

لوٹ کتاب کے اوپر لکھنا منع ہے۔ کتاب پہلی  
بار ہو نہ پس خراب ہو ورنہ کتاب کی قیمت  
بیکہ جلد گراہد وصول کیا جائیگا

Ph. 068-5704367



رنگار قادی

## کتابچہ علی گڑھ

”آئی ایک وری سوری پچوایش یہ شادی نہیں کرنا  
جائیں“ اس کے میں عباس سے اپنا رشتہ ختم کر دی  
ہوں۔ ”وہی اٹھی میں موجو اٹھو جی اما کر اس نے پچو  
کے سامنے ٹیلی پر رکھ دی۔  
”ڈراٹھک دوام جو ابھی ٹوڑی اور پہلے بازار رہا ہوا  
تھا۔ جہاں سے پچو کے رعزت امیر پہلے گھرے“ کہا کا  
بھی بلور بھی بہت ہو تا ہے۔ ”اب کی پر ٹٹالی میں ڈھلی  
گوازا نور صدیق ماموں کی مصفاانہ ہائیں باہر لاؤ بیج تک  
سالی دے رہی ہیں۔ یکدم ہی وہاں ایسی خاموشی چھا گئی  
جیسے جملہ افراد کو کسی نے جادوئی پھڑکی کے ذریعہ مرید لب  
کر دیا ہو۔“

مکمل ناول



”پچھو عباس کی شادی کبیں اور کر دی ہیں۔“ اس پر  
آئی نہایت غصہ اور خیرس کے پٹے پہن گئے۔  
”تو کر کے دے۔“ کچھ تو ترخوب سے رکھتے اس نے  
لاہور والے سے جواب دیا۔  
”ابا مطلب ہے تمہارا؟“ ”پانچ سال تک جیسے اپنا  
باندھ رکھنے کے بعد وہ کسی اور سہی جگہ اپنے بیٹے کی شادی  
کر دی ہیں اور تمہیں یہ دلاوی نہیں۔“ اس میں اس کی  
پھوڑا ہوا بیٹی طرح ہنسی نکلی۔  
”ابا جان پہلے میں اپنے آپ کو اس باندی کے آزاد  
کر چکی ہوں۔“ اپنے اپنے گھر کے اچھینک اور برقرار رکھتے  
ہو سکے وہ ان کے برابر میں آگئی۔  
”اب یہ مطلب ہے تمہارا؟“ ”نہ تو یہ ان نہیں۔  
”تو کہ جن لوگوں نے عباس کی شادی کی اطلاع دی

کر دی تھی۔  
”میں ہر رکھی اور اس میں ہوں۔ ابھی تو قریبی دور پہلے  
باندھ کر تھے۔“ واپس آئی ہوئی اس کے شاید ممکن کی وجہ  
سے آواز صبح طرح میں نکلی رہی۔ ”اس نے تو شادی کے  
انداز میں یہ زور دیا۔“  
”یہ مطلب ہے تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔“ ”نوشاہ کا لہجہ  
”میں نے غصہ۔“ کامکاس تھا۔  
”ایک بات یہ بھی سنو؟“ ظاہر اس نے بہت  
جگہ کر کے چھاپا تھیں غصہ کی جاتی تھی کہ اس کے فون  
کرنے کا قصد کیا ہے۔  
”اس نے نوشاہ کے سوا اس کے لیے نور  
کو چار کر دیا۔ یہ حال اس سے انکوشن سے اس بار بار غصہ  
تھا۔  
”پچھو تمہی جی تھی کل رات۔“ اسی سے کہہ رہی تھیں کہ  
”ابوں نے تمہارے اور عباس جہاں کا شادی منظر کیا ہے۔“  
”شریشتہ انہوں نے نہیں بلکہ خود میں نے توڑا ہے۔“  
فون پر یہ حقیقت نکلی۔  
”چلو ابو بھی ہوں۔ لیکن تمہیں دیکھ دو ہوا ہوگا۔ آخری بار  
سال سے تم دونوں کا رشتہ ہے تھا۔“ نوشاہ نے نوہ لکھا  
پائی۔  
”بہت ختم ہو گئی۔“ اس پر مزید کھنگرنا کے کارے  
نوشاہ ڈالیں نہ ہم کوئی اور بات کریں۔“ اپنے دل کی خبر  
اسی شہنائی سے دینے والی تھیں غصہ کی فون پر بھیجی۔  
”ابا چاہیے تھو یہ پوری کیوں کی میں۔“ اب تو تمہارا  
دراخت بھی آگیا۔  
”جو کرنا چاہا کرتی۔“ نوشاہ نے غصہ دے دیا۔  
”پچھو کہہ رہی تھی غصہ بہت دہہ ہوا۔“ وہ بھی  
پہلے جانے اس سے پھوڑا بیٹے میں کن کون سے پکار پڑا  
رکے ہیں اس لیے اب عباس کو کھانسی میں ڈال رہی۔  
”فہم نہیں اصل بات کیا ہے۔“ سارا جیسے ہی اس کی اصل  
بات کو جاننے کے لیے تھا جو سرے سے کسی ہی پاس  
اور غصہ کی اس انتہائی قدم کے پیچھے جو سب قہقہے  
سے خاندان بھر رہی تھا۔  
”نوشاہ! میں بہت جلدی ہوتی ہوں۔“ صبح سے کہہ کھایا  
گی نہیں۔ ”لیکن رات ناما میں فون بند کر دی ہوں۔“  
لوہ بہت ضبط کرتے اس نے نوشاہ سے کہا اور بند۔

ہوتی تھیں۔“ ایسے تو اس سے کام میں ترک کر رکھا تھا۔  
خود یہ کھانا کی گھر سے باہر نکل گئی۔  
وہ اپنے دل باپ کی باری میں ایک غیر متعلقہ دوسرے  
کے خلاف احتجاج کرنے کے جرم میں ”محب غصہ اور  
تھی۔  
”یہ پوری ہی سچی کر کے مطلب کام کو اہم دینے میں  
اسے زیادہ وقت نہیں کا تھا۔ اس نے سوچا کہ کیوں  
اپنے ساتھ سے ملاقات کی جائے۔ زیادہ گھر میں  
تین پر دیکھتے تھے جو اس کی بہت رمت کو قدر کی نگاہ  
دیکھتے ہوئے اس سے خصوصی سلوک کرتے تھے۔  
اسے تو یہی اپنے ان اساتذہ سے ہے کہ نگاہ قابل ہو اس  
نگاہ کی وجہ سے اور کچھ یہ سوچ کر کہ ان میں سے کوئی فور  
تو کر کی طرح میں اس نگاہ کو ثابت ہو سکا ہے۔ وہ ان  
سے ملنے جا چکی۔ اب وہی ہاری پر ایک سے ملنے اپنے  
اپنے وقت نگاہ کا وقت کا وہ اس نے نہ کر سکتی۔  
اپنے وقت وہ صحت کے زیاں کا احساس نہ ہو سکا تھا۔  
کسی جلدی سے کچھ نہیں جانتا ہے۔ یہی زور نہیں دیا  
اس نے پورے دو سال گزارے تھے۔ یہ کم عمری ابھی  
گئے کا تھا۔ سننے پر ہے تھے۔ انہوں نے غلی بندوں کو  
کوتاہ اور دوسرے جو تک اس کی تحریکیں کرتے تھے  
اس سے اسٹوڈنٹ کی تحریکوں میں ربط لکھنا۔  
غصہ خیر اگرچہ ابھی بھولی نہیں تھیں لیکن وہ اب اپنی  
اہم بھی نہ رہی تھی۔  
اس کا دل میں بھی اور اس کی شادی اس لیے اس نے  
اور زیادہ محسوس کی تھی جس کی یہ گہر تھی۔  
”کیا اب اس کا فون ہے۔“ نوشاہ بیانی ہو کر رہی۔  
”جی ہاں۔“ وہ پھر تو کی قید سے آزاد ہو سکے وہ خود اس کا  
ریکس ہوئی تھی کہ سونا ہے اسے اطلاع دی۔ ”لو کہ  
فضل تو اس کے تیار کر دیا۔“ وہ اپنی فون اسے اپنے تک آئی۔  
”اسلام! مگر کیا حال ہے تو شادی کی ریت سے ہو۔“  
پاؤں کو کشش کے اپنے لیے کی بڑا رہی پر عمل قابو نہیں  
پاسکی تھی۔  
”میں تو ازلہ ٹھیک ہوں۔ لیکن جیسے کیا ہوا۔  
تمہاری تو آواز کو اس اور اس کی گہر رہی ہے۔“ نوشاہ  
پر جیسے اس کی اس حالت سے غرا تھا وہ پھمکا رہی تھی۔  
”ابھی اس کی اور عباس کی فون تو اسے سے باقی ہو رہی  
تھی۔“ وہ اب اس سے مزید نصیحت بات جاننے کی کو کشش

پر تھپ بڑی کی۔ بلکہ میں تو کہتی ہوں یہ تو کیا اس کے بعد  
جو چاہی ہیں۔“ اس میں بھی کوئی نہیں پڑے گا۔ جیسی یہ  
خود سے دیکھ لیا یہ پھمکا رہی تھی۔ ”لو کی۔“ آخر تو وہ ہوا جو  
اس کا۔  
”پچھو ایک آواز سے پول رہی تھی۔ دو مہینہ میں اس  
کے بار بار سفر کرتے کی کشش بھی اس کے دل میں کی  
غل میں ڈال رہی تھی۔  
”جاری ہوں صبر بھائی اب بات کر اس گھر میں نہیں  
کل۔“ آج سے میرا آپ کوں سے ہر شے ختم آپ  
کی کاؤسے جو کل اٹھایا ہے اس کے بعد حلقہ رکھنے کی  
کوئی گناہ بھی جتنی بھی نہیں ہے۔ آپ رکھیے گا مگر  
زندگی اپنی میں کو اپنے گاہ کا بٹا کر میں تو شان اور  
وہم سے اپنے پیش شادی کرنا کی کہ زیادہ تک ہو کر دیکھے  
کی اور آپ کی فتنی برائیں کر سکتی۔“  
ساکت بیٹھے بھائی کی طرف رخ کرتے انہوں نے  
اعلان کرنے والے انہوں میں اپنے خاتم کا اعلان کیا اور  
اپنے گھر سے کسی کی کشش کو نہ طرح میں ڈال دیا۔ صبر  
کرنا گھر سے باہر نکل گئے۔  
”اب اس سے اور کچھ نہیں کرنا پڑے گا۔“ وہ پھر نہ گئیں۔  
بہت کہ ابھی غصہ کی فون پر قرار تھی۔ بہت جیسے پر  
توڑنے کے آواز دیکھے جانتے تھے کہ میں سوجاواہ  
فون جس کے جیسے پر اچھینک تھا۔ وہ انہوں سے  
تھے۔

”ابا میں یہ پوری ہی جاری ہوں۔“ ڈگری انکوائے کے  
لیے فام میں کھانا ہے۔“  
”میں تو چاہتا تھا کہ میں اطلاع دینے کی کیا ضرورت تھی۔“  
خود مختار ہو کر وہی چاہے وہ کر سکتی ہو۔“ اس نے بیان میں  
بہت بانی دل کو غلط کیا تو جواب میں خوش تھیں ان  
سے روادار جاننے والے دوسرے کو پر قرار تھے۔ ہوسا ہوں  
جس نے اپنی سنی۔ غصہ انہوں میں آجائے والے  
آندوں کو جتنی باہر نکل گئی۔ لائن میں ابھی ہے انہار پڑا  
رہے تھے۔

”ابا! اچھا میں جاری ہوں۔“ کاٹھ حلقہ۔“ وہ دیکھ دو وہاں  
کڑی رہی لیکن مسہرماں کوئی نوٹ نہ لکھا گیا۔  
اب اس سے زیادہ تکلیف ہو گیا تھا وہ شکر کے تیرے مانی  
تھی۔ اسے برا بھلا کہتی تھیں۔ لیکن کم از کم غلط ت

# خاتونِ زانچٹ کے شائع کردہ چارے اور خوبصورت ناول

- دل دیا، دلہنہ، دھت مرق 800 روپے
- وہ جب بھی دیرانی ہی پہنچا تو 400 روپے
- جو پہلے تو پہلے سے گدگدے ٹانگ 150 روپے
- ساگر دیا، جہاں، لہو، لہو، جہاں 250 روپے
- قیمت جتنی ہی کم کر دیا ایک ڈیڑھ سے لاکھ
- ڈاک خرچہ اور پوسٹ فری
- منگوانے کا پتہ
- مکتوب و ان ڈانچٹ 37 روپے بلاڈ کراچی
- لاہور کاٹھی 205 روپے لاہور







بھی ساری زندگی کے لیے اپنی اولاد سے ناراض نہیں رہ سکتے۔ ابھی بس یہ ہے کہ انہیں نہیں لگی ہے۔ لیکن جس دن انہیں یقین آ گیا کہ ان کی بیٹی خود سر نہیں لورہ ہی ان کے اختیارات کو چیلنج کر رہی ہے تو وہ راضی ہو جائیں گے۔ بس تم تالیف نہیں ہونا۔"

لورہ دس دن عزم سے زندگی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بیٹے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔ اپنی اعلیٰ ہمتی کام کرنے کی اہلیت اور تخلیقی صلاحیتوں کے باعث بہت جلد اس نے خود کو اپنے دفتر میں بھی منوایا تھا۔ اس کی تھوڑی صورت گھر میں آنے والی اضافی آمدنی ملاں کے لیے سکون کا باعث تھی۔ ابھی انہیں اپنی پانچ بیٹیوں کا جیزو جونا تھا۔ پھوٹی بہنیں بھی خوش تھیں کہ اب ان کی مصدوم سی بے ضرر خواہشات اپنی پورا اکوڑا کرتی تھیں۔

"فٹوئی! جی! اس سے دلہن میں دور اسری کی خبر ملتی آئی۔ بہت دن ہوئے اس نے یہاں چکر نہیں لگایا۔ تسمارے ابا کے دفتر میں ان کل کام زیادہ ہے اس لیے ان سے نہیں کہا۔ یوں بھی اس کے سسرال والے دس باتیں بنا کر اسے ان کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ بے چارے ٹنشن میں تھباتے ہیں کہ بیٹی کی زندگی کا فیصلہ صحیح نہیں کر سکے۔ میرا جنہیں معلوم ہے اعلیٰ ہوں میں" آنے جانے سے گھبراتی ہوں۔" صبح دوپہار کر رہی تھی تو ملاں نے اس سے کہا۔

"اچھا! آپ فکر نہ کریں۔ میں پہلی جاؤں گی۔" ملاں کو تسلی دے کر وہ ٹیک کنڈھے سے ڈاکا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ "دھنگ سے ناشتہ تو کر لیا کرو" انہں میں بھی اللہ جانے کچھ کھاتی ہو یا نہیں۔ کام کرتے ہوئے تو کہیں یوں بھی ہوش کھو بیٹنے کی عادت ہے۔ "ملاں اسے یوں اٹھتے دیکھ کر بیڑا میں تو وہ ہنس کر خدا حافظ کہتی باہر نکل گئی۔ گھر سے سب سے آخر میں وہی لٹکا کرتی تھی جب کہ ابا لورہ باقی بہنیں صبح صبح ملے جاتے تھے۔

"ذرا کھانسی لگے تو اسری! آبی کے لیے ایک مچا ل فون خرید لیں گی۔ کم از کم گھر بیٹھے خبر نہ تو لی جاسکے۔ ان کے سسرال کا تو دستور ہی نرا ہے۔ گھر میں فون نہیں لگاتے۔ سب نے اپنے اپنے مچا ل رکھے ہوئے ہیں۔ ایک سو پچاسی ہی فوار ہے۔" انہں میں اپنے کام ٹھناتے بھی اس کے ذہن پر اسری! آبی ہی سوار تھیں۔

"ضیاء! آج مجھے جلدی جانا ہے۔ پلیز تم میرے سامنے خان کے انتروپ کو قائل کر دینا۔ سب کام میں نے کر لیے ہیں۔

نو نو گرافس آجائیں تو ان میں سے دو چار اچھے پوز سلیکٹ کر کے ساتھ میں لگاؤں گا۔" اپنی ڈسک سے چپڑیں سمیٹ کر بیگ میں ڈالتے اس نے ضیاء سے ملتی بیٹھ میں کہا۔ "آپ کے اس عاجزی، بھرے بھرے پوز تو لوگ چندہ دینے سے انکار نہ کریں۔ میں یہ ذرا سا کام کرنے سے کیونکر منع کر سکتا ہوں۔" ضیاء کاہت کرنے کا اپنی ہانگ تھا۔

"تو اس مت کرو۔" وہ جھپٹ گئی۔ "ضیاء کو بیکواس کرنے کے سوا آگاہی کیا ہے۔" سارے بیٹھی میرا نے تھا کہ کس۔

"جی واقعی! کم از کم میں میرا جیسا ایک آپ کرنا تو ہرگز نہیں آتا۔" ضیاء کب چوتھے والا تھا۔ میرا کے ساتھ جا کر کیے کے سیک آپ کو نشانہ بناتا۔ "تم جی جی بہت بیکواس کرتے ہو ضیاء" فتویٰ جس پڑی۔

"شیراز! ذرا نیچے سے کچھ پھل وغیرہ تو لے لو۔ میں بھی بس آ رہی ہوں۔ تم رکش روک لینا۔" دفتر میں لورہ کے کاموں پر قائل لڑکے کو پیسے پکڑاتے اس نے ہدایت دی۔ "خیریت! کہیں ہسپتال وغیرہ جاری ہو۔" میرا نے انداز لگایا۔

"نہیں! میں یہیں آتی کے گھر تک جاتا ہے۔ خلل ہاتھ جانا اچھا نہیں لگتا۔ اس لیے سوچا پھل ہی لے جاؤں۔" اس نے ملاں کے کام بتاتے وضاحت دی۔

"اگر آپ کہیں تو میں ڈراپ کر دوں۔ صرف دس منٹ لگیں گے۔" ضیاء نے پیش کش کی۔

"اور میری آبی کی ساس کو تم سے کم بھی دس دن لگیں گے۔ بات بھولنے میں کہ میں کسی لڑکے کے ساتھ ان کے گھر آتی تھی۔" ذریعہ پوچھتے اس نے ضیاء کی آنکھوں کو مسکرا کر روک دیا اور ملاں سمیٹ کر ان سے نکل گئی۔ "اے تم یہاں کیسے آ بی آبی ہو۔" آبی کے گھر پہنچی تو وہ اسے دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

"جب آپ مینہ مینہ بھرائی خبر نہیں دیں گی تو کیا تو کرنا پڑے گا۔" پتلوں کے پھیلے انہیں ٹھہراتے اس نے پیار سے شکوہ کیا۔

"ہاں! میں فرصت ہی نہیں ملتی۔" ایک ہاتھ سے اپنے بھرے ہاتھوں کو سینے کی کوشش کرتے وہ پایت سے مسکرائیں۔ "یہ تو مجھے بھی دکھائی دے رہا ہے۔" وہ ابھی تک اس



کے ساتھ جھگڑا میں ہی لکڑی تھی۔ یہاں ایک طرف لگی  
 وانگھل شیش اور ریویں پر سوختے گے والے گئے  
 ڈیڑھوں پڑے اس کی مصروفیت کی چہری داستان بنا  
 رہے تھے۔ غصی کو دکھ ہونے لگا۔ وہاں باسی اسری جو  
 تحقیق کے معاملے میں لکڑی سے بھی کی لٹا لٹا رہا ہو  
 تھی کیسے پتہ نہ لگتی ہو گی۔

"اے شام ہو چکا ہے۔ آتی رہے دھاتی کا کام کیوں  
 شروع کیا۔ آپ کو اختیار کرنا چاہیے۔ خدا خواست غصہ  
 لگ گیا تو کیا کریں گی۔"

"کیا باتیں ہیں بھی اس سے کتنی بھول ہو چکا ہو  
 اپنی بات کی علت ہے۔ جانے کسی تربیت کے کر  
 لی ہیں سیکے۔ جو کسی کام کا محکمہ نہیں۔ اس  
 سے کل کے اسری کوئی جواب دہی اس کی ساس وہاں پہلی  
 نہیں۔"

"اسلام علیکم آئی آیا ہیں یا؟" روشیہ ایتھا کہ غصی  
 کو پہلے بھر کے خوش اخلاقی پر تیار نہ ہو۔

"حال کیا ہوا ہے۔ بڑے بچے کی تیسری ہفتا کے رجمو  
 کر رہے ہیں پھر ازراہ ہے۔ دیکھ تو اچھی تک شام کی جانے  
 نہیں لگے۔ انہوں نے چہرے پر مصروفیت مقصود ظاہر  
 کرنا چاہی۔ جانے پھر کہ اس کو کشش میں اس کی جھل کلی  
 مچھتی نظر نہ رہی ہو۔"

"ہی میں نے جانے ہائی تھی آپ کو۔ کہنے آتی تو دیکھا  
 آپ سو رہی ہیں۔ میں نے ڈرٹرب نہیں کیا۔" اسری نے  
 گھر کو وضاحت دی۔

"ہو وہ تو ہمیں درد تھا۔ اس لیے آپس میں ہند کر کے  
 لیٹی تھی۔ تم نے پرشام شامے کا لڑا ام لکھا۔ اگر بن کو  
 بنا سکو کہ اچھی تم جہم میں جتنی درد اور ہم شک  
 توڑتے ہیں۔" اسری آئی کی اس کو پر کاواہنا خوب آنا  
 تھا۔

"آئی انکم از کم ہمارے کرے ہی سے ملے ہیں۔ کیا  
 نہیں نہیں نہیں ہی گزار بھی ہے۔ تو نے انہیں نظر  
 انداز کر کے تم کو لڑی بن کر کاغذ کیا۔"

"ہاں ہاں کے جاؤ گھر۔ چارہ چارہ مہربانی میں ان  
 کے ساتھ ماری ماری ہو جاتی ہے۔ شک کی ہو گی۔" اسری  
 آئی کی ساس کی دور وہی بھی غصہ میں پٹی ہوئی تھی۔ لیکن  
 اس نے سنائی ہی نہ کی۔

"کیا حال کر دکھا ہے آپ نے اپنا۔ بجائے ہوس کے اس

مگر کی تو کرانی لگ رہی ہیں آپ۔" کرے میں کچھ کر  
 اس نے بہن کو گھر لے گیا۔

"جس عورت کا مہاں کا مآنا ہو۔ اس کی حیثیت  
 سرسری میں تو کرانی کی ہی ہوتی ہے۔" اسری نے  
 آدھری سے کہا۔

"نہیں! ایک ڈیڑھ مہینہ پہلے تو توئی جگہ تو لڑی کی تھی  
 یا سر پہلے نے کیا ہے تو پھر پھر ہو۔"

"وہ کسی جگہ نہیں لگتی ہیں۔ سب سے شادی ہوئی  
 ہے۔ یہی دیکھ رہی ہوں۔ ذرا سا باطلان کچھ کہہ دیں وہ  
 دوسرے دن وہیں تو لڑی کی ہی نہیں جانتے ساس صاحبہ  
 جھگڑے ہوئی ہیں۔ مفت کی روایں تو اسے نہ۔" اس کے  
 پوچھنے پر اسری نے تانا بوتا دے رکھے کہ جو کچھ کسی میں  
 تھی۔ اس کی بھولوں میں، سن سن میں دل نہ رہی تھی۔

"اس وقت مکمل ہیں یا سر پہلے؟" کچھ دیر گھر کراس  
 نے پوچھا۔

"بچتے ہوں گے اپنے دوستوں کی محفل میں۔ گھر تو اس  
 سونے اور کمانے کی ہے آتے ہیں۔" اسری کے  
 جواب نے اسے ایک بار پرکھ کر کہا تھا۔

"اچھا! اس میں چلی ہوں۔" زیادہ دیر ہو گئی تو اہل  
 پریشان ہوں گی اسے۔ لاکھ کہنے کے لیے کچھ بچانی نہ ہو۔

سو بھر کر اٹھ کر لڑی ہوئی۔

"اے کیسے جاؤ گے۔ تم نے کچھ کھلایا بھی نہیں۔"

اسری نے اسے دے دے کی کو کشش کی۔

"نہیں۔ فی الحال کی چیز کی خواہش نہیں ہے۔ آہن  
 سے کھانی کر رہی تھی کچھ۔" کھیتی کی مسکراہٹ چہرے پر  
 تھا کہ اس نے بہن کو کہی۔

"غصی! گھر میں کسی کو میرے بارے میں مت بتاؤ۔ وہ  
 لوگ پریشان ہوں گے۔" اسری نے اسے پھر کر بچنے سے  
 کہا تو وہ صرف سر ہل کر رہ گئی۔ کیا کسی کو پریشان تو وہ لوگ  
 اس کے لیے ہی پیش ہی رہتے تھے۔ لاکھ چھپانے کی کو کشش  
 کرتی اسری لیکن اس کے حالات اسے واضح طور پر خراب  
 تھے کہ وہ تو اپنی کالہر میں ہی قائم نہیں رہتا تھا۔

بہت سوتے ہوتی ہے۔"

"بے وقوف ہے کئی بار یہ کہیں۔" جیف انڈر کے  
 بیٹے کا میرے۔ وہی رویت کہ بات تو سولی ہی نہیں بڑا  
 ہو کہ وہاں بورت ہو۔ اس کی ایک شخص اس کی نظر آگئی کہ  
 انہیں دیکھتے ہیں دوت کے گزرنے کا احساس بھی نہیں  
 ہوگا۔" ٹھیک ہی سے اسے دیکھ کر اہیت کا احساس دلائے  
 میرا آفریں شرارت سے آگے دہاتے ہوئے پہلے۔

"لیکن میرے لیے زبردست ہے۔ ساتھ جانے کو کوئی  
 نہیں ہوگا۔ لاکو پریشان کچھ اچھا نہیں لگتا اور لیت  
 ہوتا ہے۔ لاکھ جاگن نہیں۔" میرا کی شرارت کو خاطر میں  
 لائے بغیر وہ اپنی باجمن میں چھپی تھی۔

"اے وہاں کبھی کوئی مسئلہ ہے۔ میرا بھائی جانے کا میرے  
 ساتھ۔ میں نہیں چک ایتھ ڈراپ سے ہو گی۔" میرا  
 نے کچھ کچھ کہتے مسئلہ کا حل پیش کیا تھا۔ غصی کے  
 لیے کی بات کی گھبراہٹ نہیں رہی۔ اس نے پہلی  
 سے ہی بھول۔ اصل میں تو اس کا وہاں اسری میں اچھا وہ  
 تھا۔ اس روز جب وہ اس کے گھر کی گئی اس کے بعد  
 صرف ایک بار وہ دن کے لیے کہے آئی کہ وہاں وہ  
 بیٹے سے بھر کوئی خبر نہیں تھی۔ غصی کی طرف سے  
 مواصلات میں کئی آفریں نے کہہ کر گھر کوئی تھی کہ  
 "رہتے ہو۔ لیکن انورہ نہیں کر سکتی۔" غصی میں یہی  
 ساس صاحبہ کو بھی کھینچ لیا کہ میں جانتے کس کس  
 سے اور کس سے کہتی ہیں۔

اسری بہت تھی لیکن اب جس حالت میں تھی بہت  
 زیادہ پوچھ اس کے لیے نقصان دہ بھی ہو سکتا تھا۔ ان اہل  
 باہر کے گھر کی اداوت سے جانے والے تھے کہ اسے  
 اپنے ساتھ لے کر آئے گا کہ وہ اپنے کے ان کے گھر سے  
 گزارے۔ غصی جتنے گھر سے آئے کہ بعد سے اسی گھر  
 میں جتا بھی کر رہا نہیں۔ وہ لوگ اسری آتی کو اتنے دنوں کے  
 لیے کیسے رہتے بیٹھے ہیں نہیں۔ اسے ابھی کے ساتھ وہ  
 گھر وہاں پہلی تو شام کو گھر میں دیکھ کر کھوت ہو رہا  
 تھی۔

"آئی اسے آتی ہو آہل سے۔ میں تو انتظار کرتے  
 کرتے تھک گیا۔ سوچا تھا کہ ڈیڑھ مہر ماری تھیں کہوں  
 گی لیکن اب تو توئی زیادہ نہیں رہا۔ لاکھ تو وہی میں  
 آتے ہوں گے مجھے نہیں۔" تو شام حسب حالت اسے  
 دیکھتی ہی شروع ہو گئی تھی۔

کچھ قہقہے چمکے ہو کر دکھائی دیے۔ اس نے  
 سولوں کا جواب دینے کے بجائے غصی نے اس سے  
 پوچھا۔

"ابا کہ ہیں صحن" کے گھر۔ کوئی ضروری کام تھا۔"

ان اور ضروری کام پر زور داتے اس نے شیشے کی  
 کو کشش کی۔

"وہی اور کچھ کتنا دوسوئے۔ سوئے۔ اگر چائے ہائی ہو تو ایک  
 کپ میرے لیے لاؤ۔ تو شام۔ ام ہو گی اور چائے۔" ہوم  
 ورک کرتی ہوئی سے اس نے تو شام سے اخلافا  
 پوچھا۔ ورتہ وہ دیکھ چکی تھی کہ تو شام نے بھی ابھی ہی  
 چائے خالی کر کے چل رہا تھا۔

"میں بھی میں نے تو ایک کپ بھی بھجوا دی تھی  
 ہے ورتہ آج تو زیادہ تر توڑ دی ہو ہیں کیوں۔ اصل  
 میں لانا دیا جانے پنے سے رکھ خراب ہونے کا وہ ہے اور  
 "ان کا کوئی شک نہ رہا ہے۔ انہوں نے مجھ سے رشتہ کیا  
 میری کوئی رشتہ تو اب ہے۔" تو شام نے بھی کہا  
 تو جواب دیا۔ تو کو شیشے کلاس کی اسٹوٹ ہوئی مند  
 ہاتے ہوئے وہاں سے ہٹ گئی۔

"تو شام! نہیں اتنی فضول گفتگو کر کے کرتی ہے۔ تے  
 بیٹے تک متناہد نہیں کرتے۔" غصی نے کوفت سے  
 سوچا۔

"بڑے غصی کھلی ہو چکی تھی جس ماری طرف۔  
 بڑی پریشان کر رہی تھی اپنی بولی کو کئی بار کچھ نہیں  
 کرتی سارا سامان کرے میں بند رہتی ہے کہ وہاں  
 سے سیدھے نہ بت نہیں کر لے۔ اور وہ اور عباس صلی کو  
 بھی کاٹھ کا لکڑیا کر کہا ہوا ہے۔ دھار اور دوت ہی کی باز  
 ہوا کی گھر سے رہتے ہیں۔ گھر بھی مصالحت سے تو میں  
 بھی کہی کہ کی جلد بازی میں آپھوٹے کچھ کھانا نہیں  
 صرف ضد میں شادی کر رہیں۔ ویسے بھی انہیں تیسری  
 تو لگائی تھی۔"

وہی کے جانے ہی تو شام نے اسے اطلاع۔ بچانے  
 اور ساتھ ساتھ دور وہی جلتے کا فریڈ اچھا ہوا۔

"آپھوٹے گھر کیا ہو نا پے کیا نہیں بگھے اسے کوئی  
 غرض نہیں۔ لیکن میں جھپٹے۔ ضرورت نہیں کہ اس کے  
 بچے میری لٹی کا دلو میں کو دکھ ہو۔ کچھ میری مرضی  
 ہے۔" وہ اور مجھے اس پر کی انکس بھی نہیں ہے۔"

مجھے بتا ہے۔ تم یہ صرف لڑی کی بل سے کہہ رہی ہو۔

دور نہ دکھ تو جسیں ہوا ہے۔ "فوتی نے جواب کو خاطر میں لائے بغیر نوشاہ نے بیٹی بل سواری سے کار اور فوتی کاہل چاہا کہ اپنا سر پہنٹے سے معرفت چپہ بنے نہ تھی۔

"مجھے خیال میں آیا آگے ہیں۔" دور تھل کی کو ازبہ نوشاہ نے اندازہ لگایا تو فوتی دروازہ کھولے اچھے کھڑی ہوئی۔

"السلام علیکم یا ابا۔" نوشاہ کے انداز سے کو مخاطب دروازے پر گنج بچائی گئی تھی۔ وہ انہیں سلام کرتے ہوئے اندر سے نکلتی۔

"چلو بھی نوشاہ! اگلی دو جاؤ جلدی سے۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔" انہوں نے آگے بڑھی کو کہہ دی۔

"بھئی! اجرات کے کھانے کا وقت ہوئے والا ہے۔ امرا باجی ہو سکتے ہیں تب تک واپس آجائیں۔" فوتی چلائی تو اس کی گردن پٹائی تھل کی ہوئی۔

"نہیں! یہی! آجی پر روتے کا وقت نہیں ہے میرے پاس واپس جا کر دوکان کا صاحب کتب بھی دیکھنا ہے۔" چنانچہ افکار کرتے ہوئے فوتی کو آگے کا اشارہ کیا۔ اور ان کو گول کے دسے دوڑنے کی قہقہہ کر رہے تھے۔

"چلی ابھی غیب ہیں۔ ہوا کے ٹھوسے پر سوار آئے بھی اور چلے بھی گئے کہ از کم امرا ہا کے آئے تک ہی رک جائے۔ میں نے بتایا بھی تھا کہ دو چار امرا اس کی تلی کو لینے گئے ہوئے لیکن یہ تک نہیں چھوڑا کہ ان کی قیمت سے ہیں یا نہیں۔" اس نے جانے کے بعد حوٹا لے کر سہرا کیا۔

"چلی عمارت کا پتہ تو ہے نہیں۔ بے خبریں اپنی جان جاداری ہو۔" فوتی نے اسے بھجایا۔

"وہیے طہلی کہ باگل جی رہی ہے۔ چچا چچا چچا یہی ہیں۔ نہ میں کہہ سکتا ہوں۔ چچا نہیں۔" کسی کے اوپر بیڑی سے بیڑی سمیت ٹوٹ پڑے۔ چچا یہ جاب دار بے ایک طرف کھڑے ہیں۔ کب فوتی اپنی بات ہو تو بھی چپ۔

"سونا ہو رہا یا پا کر مین سے قہقہہ چلے گئے آکر بیٹھے ہوئے ہو۔"

"چچا کے واسطے کو غیر باب داری کا وہیام صحیح ہو گا کہ ہوسکتی کا گھنٹے میں طہلی کو غیر ضرور جانوں کہ ان کے ہونے کا ہوا ہو گا۔ کو بھی حوائی کے لیے کا اس کا دل نہ چلا۔ حالانکہ اب ان سے تکیا پر کرتے ہیں لیکن وہ اب سے بھی بے مدد ہی ملتے ہیں۔"

"ایچا اس 'اب چپ ہو جائے۔ تلخ باری ہے میرے

خیال میں ملے گا آگے۔" فوتی نے بھول کو چپ کر یا جبکہ وہی اس کی دروازہ کھولے چلی گئی۔

"آئی گئی ہیں۔" باہر سے دہلی کے کہنے کو آواز تھی تو وہ سب ہمیں خوش ہو گئیں۔ جس سے ان سب کو اس کی کا نظر تھا۔

"آئی اب اب تب بہت سارے دن یہاں رہیں گی۔" جی چلی ہوئی ہونے کے باعث امرا کی شخصیت کو توجہ کا مرکز بن گئی۔ اس لیے اس کی ہر سب سے زیادہ خوش بھی ہوئی تھی۔

"نگہ ست کو نہ کہن۔ کو نہ جہرے لیے ایک گلاس دلو۔ اپنی لے کر کو تو۔" اور فوتی آواز امرا کا ملانہ اندر دیکھ کر۔ چار امرا تھیں جن میں ہاتھ دو کر کو کچھ آرام سے سب کے ساتھ چنچر کھانا کھاتے۔ امرا نے ایک کھوسنے پر بیٹھے دیکھ کر کہنے کے ساتھ ساتھ طہلی اور امرا کو بھی بلایات دیں۔ فوتی نے ایک نظر ان کے سنے ہوئے چہرے پر ڈالا۔ امرا کی کئی شخصیں بھی آتے دہلی رفتی سی تھیں اور اپنا تلوخ میں ٹھہرے بغیر سیدھے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

"میں کھانا کاتی ہوں۔" سونا کو بھی امرا کا دھمک نہیں لگتا تھا سو وہ ان کے بغیر خودی کھانا لے گئے۔ جلی گئی۔

"ایسا ہوا اس آخری تو ہے؟" آپ پریشان لگ رہی ہیں۔" فوتی نے امرا کے نزدیک بیٹھے ہوئے ہو چلا۔

"بھئی! میں تو اس سے قہقہہ چلی تھی۔ یہ مشکل ہی رہتے ہیں۔ اس کے سر پر دھول کی قہقہہ سن کر دل مزید قریب ہو جاتا ہے۔ دھول تو انہیں امرا سے شگے ہیں۔ حالانکہ اس سال میں بھی میری بیٹی سارا سارا ان کمرے کے کھانوں میں رہتی ہے۔ لیکن ان کو کو نہ اس کی قدر ہے کو نہ اس کا خیال۔" آپ بھی بھولنے بیٹے کی شادی کی بات سے کہے بیٹھی ہیں امرا کی ساس نے تک نہیں سوچا کہ ہونچاری شریک بھی ہو گئے یا نہیں۔ اس سے ہمارے دلو صاحب کے قریب ہی پر ورام "امرا سے کہے اسے ہیز کا سیت نہ دیکھل میں نامہری و دین کو دے رہا تھا۔ خود کو کھاتے کھاتے کہیں۔" لے کر میری بیٹی کی ہیز باز کر دی۔

"لیں بہت دل کرتی تھیں۔" فوتی انہیں قہقہہ کرتے دے لگی۔

"وہ دیکھو نوشاہ اور حلوہ صاحب نظر آ رہے ہیں۔" کوہ ہم بھی وہیں بیٹھے ہیں۔" ہمیں امرا میں داخل ہوتے ہی کمرے کے لیے کو کبڑ کو دھو کر نکالا اور فوتی لپکتے تھے ان کو دل کی طرف بھجوا دی۔

"السلام علیکم! ہمیں ہم کو کب رٹ نہیں ہو گئے۔" جی باگل میں بھی نہیں کھانا سارٹ ہونے میں ہاتھ لگے۔

"یہ لو کہ سوال کا جواب نشاہ نے سب عدت اپنا دیا تھا کہ وہ چپ جائے۔"

"جی نہیں لیکن کئی فکر نہیں۔" ہمیں اپنی فکر کو بھی ہے وہ کھدلی طرح سرشام اور کو تو میں نے ذرا اڑال لیتے ہیں۔" میرا نہ سنگ کر ہو باجی۔"

"الکی وہ تو اس لیے جلدی کر جاتے ہیں کہ ہمیں دلوں کی طرح چہرے کی ڈھنگ سے چٹانگ نہیں کرنا ہوتی۔" مشاہدہ سے قہقہہ لگی کہ کہ صرف دھو کر بھی میں قہقہہ جاسیں تو پتہ ہو میں سے چاند کی طرح چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔" وہ دہلا دیا۔

"جی! میں کو دور نہ ہو کو دل کی نوک بھوک میں ہی سارا وقت گزار جائے گا۔" حلوہ صاحب نے نشاہ کو ٹوٹے ہوئے حفرے کی رسم انجام دینی شروع کی۔

"یہ نشاہ کی انی اور پھولی ہیں۔" اور یہ میری بیٹی، اور وہ تو میری کے کھلونے کی طرح منڈائی میری سے بھی کچھ نیچے اور اب بتلی کی اگلی ہیں۔"

"آئی لوگ نہیں آ رہے! یہ بھی کچھ بچے نہیں۔" امرا نے نشاہ کو دیکھ کر ان کو لیں سے دہلی گھات لایے اور پھر چچا چچا چچا کرتے ہوئے کو لیں کا تو اس نے ہو چلا۔

"کھلی لوگ کہے ہیں! اور حلوہ صاحب سے پھر رہے ہیں۔" بار بار آفاق کا تو سوس دیاں تو ہے کہ شہر کی کوڑی ان کی بے زور داری سے کوہ دلوں کو فہم سے کہنے سے پہلے ہوئے ہیں۔ پٹلی لوگ بھی نہیں جانتے ہیں ہواں گے۔ حلوہ صاحب نے اطلاع ہم کو پہنچی تو وہ صرف سر ہلا کر رہ گئی۔ و سچ عرض میں ان میں اس وقت جلا سناہ ہزاروں لوگ موجود تھے۔ ایسے میں کسی کا بھی کو حویز کا کھانا مکمل ہی تھا کہ وہ اپنا مکمل میرا اور ساتھی کی فوتی سے سرگرمی نہیں۔

"چلیں حلوہ میری ہم بھی چل کر کو رہے سے ملتے ہیں۔" ورنہ میرا اور دھمکے کے کرنا اور ترکس تک سب سے اگلے عنوان صدیقی کی ماکتیں کرنا ہے گا۔ ہم کچھ بھی

اس کا روایہ میں حصہ لے لیں۔ اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ بھی کسی سہو پر غلبہ آئی کر سکتے ہیں۔"

"نہیں! یہی آپ کی کافی ہیں ایسے کھانوں کے لیے۔ ہم یہاں کھانے سے بیٹھے ہیں۔" فوتی نے نشاہ کی خوش کڑی بڑے بڑے انکار کیا تو وہ دلوں کی سرگرمیوں سے چلے گئے۔

"بہت شر ہے نشاہ۔" قہقہہ کر رہا مت مانا۔ "نشاہ کی اسی نے اس کے جانے کے بعد ان کو لیں سے کھانا "ارے" میں آئی کہ امرا لوگ نشاہ کی بچہ بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہاتھ لاکا ہے بیٹھے بہت سے کھانوں سے اور ہاتھ بھی نہیں پٹا اس کی دہ سے تو اس کا خیال تو گھبرا رہا تھا ہے۔" یہ میرا بھی کسی نشاہ سے پر دم بھی رہتی تھی مگر اس وقت کھلے دل سے اس کی غویوں کو حفرے کر رہی تھی۔

"یہ نشاہ! ان کو نشاہ کی تعریف کرتے ہیں۔" سسر حلوہ نے گھنگھوڑ کر کہا۔

"اور کرنا کی اور بھی بیٹھا! یہی تو بڑی رہی ہوگی۔" بیڑی پر سے چپ چاپ بیٹھی اسکر آ رہیں سنی نشاہ کی بس کو حلوہ کرتے ہوئے تھے پھیلے۔

"میں سینکڑہ ایڑیں پر ہی میڈیکل کی اسٹانڈ ہوں۔" اس نے بتایا۔

"جی بھی ایک بس سینکڑہ ایڑیں ہی بیٹھ گئی ہیں۔ لیکن اسے دوا کرنے کا حق نہیں۔" وہاں کے حلوہ کی دھمکی اور گھنگھوڑ سے وہ ان کے لیے کارا رہ گئی ہے۔

"اگر میں نے دوا کرنے کے لیے کارا رہا ہوں تو میں اپنے پیش میں ہوتی ہوں تو میں تو آگے بھی کچھ نہیں پڑ سکوں گی۔" فوتی نے بتانے پر عرضی سے دوش سے کھانا "نہ نشاہ! قہقہہ قہقہہ سارا دیکھل میں اپنے پیش ہو جائے گا لیکن تم نے یہ کو کہا کہ اگر میرا بیٹھ گیا میں اپنے پیش نہیں ہوا تو میں کچھ بھی نہیں پڑ سکوں گی۔" لفظ بات سے انسان کو ہر طرح کے حالات کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

"یہ کب زندگی میں اپنا ٹاؤٹ ملے کو اور اسے حاصل کرنے کے لیے پوری جدوجہد بھی کر دو لیکن ناہم ہو کر سر سے میدان مجھوڑنا تو امر اس کے دوقل ہے۔" اگر تم دوا کرنے نہ لیں خود انخواستہ تو کیا بھی کچھ بھی نہ کر سکتے ہو۔ لوگ سوائی کر رہ کر اپنا رول نہیں کھیں ان کو عدو معطل کی طرح پڑے رہیں ان کو نہ تو معاشرہ نہ کرنا





قد قامت 'خوشحال' اور مہذب فیملی کا اور بڑا کسی طور  
روکے جانے کے لائق نہیں تھا۔

”ہم بہت اچھے ہو سوا ہاں میں ابھی تم سے تو لیا کسی  
بھی شخص سے شادی نہیں کر سکتی۔ میں نے باب کسی  
شرق کے تحت نہیں ملکہ خود کو ہونے والے اس ابراہام  
کے بعد کسی سے کہ میری پہلی کو میری ضرورت ہے اور میں  
اپنی اہل و عیال کو پورا کرنا بغیر انیس بارے میں سوچ ہی  
نہیں سکتی۔ اگر آپ کو آج تو مجھے سے چھوٹی سہیلی  
ملیں۔ وہ میری بہن ہے۔ اس لیے مجھے بھی چاہیے۔ اگر  
آئی اور تم نے پسند کیا تو میں تم سے رشتہ جو درخوشی  
ہوئی لیکن یہ بات وہیں میں درخشاں کچھ بھی چاہتا تھا تک  
جو امر کو شادی کرنے کی بات میں نہیں ہیں۔“ اس نے  
پوری دھماکت سے نیاہ کو تھاپا وہ اس کی طرف بڑھ

”قبیلہ نے کسی کو شش کر رہی ہو۔“  
 ”نہیں۔ بلکہ اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کر رہی  
 ہوں۔“ اس نے تردید کی۔  
 ”تو تازیکہ اچھے دوست کی طرح میں کوشش کروں گا کہ  
 تمہاری کوشش کامیاب رہے۔“ وہ مسکراتا غوثی کے  
 دونوں ہاتھ بھی پکٹلی کی سکرپٹ میں چھل گیا۔

\* \* \*

”کیا ہوا اللہ! خیریت تو ہے۔“ وہ کلمہ قلم لیے کمرے سے نکل کر لاونچ میں بیٹھنے کے ارادے سے تلی حمی۔ اسے ایک اہم آرٹیکل لکھنا تھا لیکن اسے کارو رو مینی سے جلی لوگ دھڑبھڑا رہے ہیں اس لیے لائن آف کر کے خود باہر نکل آئی لیکن آجی رات کو لالہ کی لاونچ میں

وہ سوچنے سے پریشان ہو گیا۔  
 "ہو سکتی کہ کوئی آپ کے لیے ایسی ہی خیریت دے گا۔" وہ کہتا تھا۔  
 "آپ کو مجھ پر یقین کرنا پڑے گا۔" انہوں نے کہا۔  
 "آپ کو یقین نہیں ہو سکتا، سب لوگ وہاں جاتے ہیں۔"  
 "آپ کی باتیں سن کر کسی سے ہوشیار نہیں ہو سکتے۔" وہ کہتا تھا۔  
 "آپ کی باتیں سن کر کسی سے ہوشیار نہیں ہو سکتے۔" وہ کہتا تھا۔

”اور وہ جو بڑے ہسپتال والے لیے چور سے ملے بنا کر  
 دے دیتے ہیں۔“ کہاں کی فکر تو شیش اپنی نگاہ تھی۔  
 ”آپ اسی دن کہ تو رہی تھیں کہ میری سہیلی سے  
 ٹپ نے بڑی مینٹی والی ہے۔ مینٹی والی سے کس کے آپ

160

ضرورت ہے وہ اس طرح کرے گی۔ "غنیوں نے مشورہ

”ہاں! اب یہی کرنا ہے۔ مگر اس کے سسرال والے  
ت کر چاہتے ہیں کہ خیمہ آگے مزید ان سے کیا امید  
لے لوں۔ اسٹیج کی زندگی کا مسئلہ ہے۔ دیر نہ سوچا تھا  
میرے لیے ایک سیٹ ٹور سوئے کی چوڑیاں لے لوں  
یہ۔“ اگلے نے سر ہل دیا۔

”میری فکر مت کیا کریں لڑائی میں نے اب ہارواؤں سے کاٹا، صبح کچھ لیا ہے۔ میں لوگ آری اہل بیتانے کے تھے نہیں“ اتنی باتوں کے لئے کر رہی ہوں۔ ابھی آپ کا خیال کیا کریں مجھ سے کہ فراموش جائے تو سونا کے لئے نہ لے لیجئے گا۔ وہ نائیت رساں سے بولی تھی لیکن ہول نہیں۔

”اچھے بارے میں کیا سوچ رہی ہے فتویٰ۔“  
 ”اچھے بارے میں کسل کمال اٹیں تو اپنے کمر والوں کے  
 سے میں سوچ رہی ہوں۔“ اس کا ایمان اپنی جگہ قائم

”تمہارے ایک فیصلے نے تمہارے باپ کو تم سے 33  
دعا ہے اب ایسا کہو مت سوچو جو تم سے تمہاری زندگی  
خوشیوں میں چین لے جائے۔“ وہ اسے سمجھائی تھیں۔  
”تم انہوں کے لیے سوچیں اور خوشی ہم سے 33 ہے“

[illegible]

\* \* \*

ج۔ "مرد سوئے میں یہ بالکل میری مانگو کی طرح لگتی ہے۔  
شاہینز انویسٹمنٹ۔"

قصہ۔ آج انھوں نے قحط اسرائیلی کی گود میں جنی آئے لیکن  
وہ انہوں نے بھی آتے آتے کئے زانو پڑیں سے بچی پر تھرو

کہتے۔  
 "ماما جی کو اپنے گھر لے کر چلیں نا۔ ہم اس کے ساتھ  
 کھیلے گے۔" جیسو نے خود نے فرمائش کی۔  
 "اور اسری؟" اپنی کیا کرکری کی دھڑکواس ہو جائیں گی اپنی  
 مٹی کے پیڑ۔ "مسمانی نے بھجوا دیا۔"

خفت خدا تھا۔  
”مگر تو کہیں نے کہا کہ اللہ میاں نے آپ کو پس  
نہیں دی۔“ اس کی کئی ٹھنڈی ٹی ”سونا جیوٹو“ تھی اور  
ہی آپ کی جینس میں چل تو گئی۔ ”صدیق“ یہاں  
نے شیخ کو قربان کر دیا۔ میں بڑے گھبراہٹ سے پوچھا۔

”پاپی نوو چیں یکن یہ لوک اچھے اچھے ہن بعد ہمارے  
کھر آئی ہیں۔“ باپ کی بات تسلیم کرنے کے ساتھ اس  
نے ہنسنو بھی کیا۔  
”تو یینا ان کو پڑھنا بھی تو ہوتا ہے۔ جیسے تیرے روز

روزِ اسکول کی چھٹی لڑکے چھوہو جان کے کھڑے ہو جاتے۔  
 ایسے ہی نہیں بھی تو اپنے اسکول اور کالج کی چھٹی نہیں  
 کر سکتیں۔ ”انہوں نے اسے سمجھایا۔  
 ”لیکن غنویں کیا تو پڑھنے نہیں جانتیں۔ یہ تو ہمارے  
 ساتھ ہمارے گھر کا بیٹا ہے۔“ تو کہنا اٹھا جو صوفی

”ہر جتنے نہیں جانتے تو کیا ہوا؟“ اس تو جانی ہیں۔“  
اس نے پھر بھینچا۔  
”لیکن اس تو ہمارے گھر سے بھی جانتی ہیں۔ وہ کوئی  
چھوٹی بچی تو نہیں تاکہ انہیں ہمارے گھر سے اس کا رستہ  
نہیں معلوم ہو۔“ اس نے کہا۔

ایمیل نے کہا اور بس میں بڑے  
 "بس یہی غوثی اب تمہیں اپنے بھائیوں کا مطالبہ  
 مانا ہے گا۔ ورنہ یہ شیطان اے دے کے کہہ کر ایک  
 میں دم کریں گے۔" ممانی نے کہا تو پتہ میں کے سر  
 ہو۔  
 "اگر وہ دیکھ کر اچھے نہیں ہو سکتا۔"

میں ہیں۔ لیکن ایک دھبہ میرا آئینہ ہے جو گاؤں میں  
لوگوں کے ساتھ رہنے آئیوں گی۔" بھانسیا اسے وعدہ کرنا  
چاہا۔

①

100

آئے یا نہیں۔ ان کا مسئلہ حل ہوتے ہی ممالی حیدر دیکھ  
سے کاغذ لب ہو گئیں۔

”جی۔ برسوں شام نم کوئوں کے جانے کے بعد آئے تھے تھوڑی دیر کے لیے۔ بڑا دل میں ہنسنے کا رنگ لے کر ہم نے اس کی کانپاں میں رکھا۔ اس لیے آپریشن کی فوری آگیا اور یہ کہ سیکے میں رہنے کا اثر ہے کہ اس کی بھی جی بی کی ماریفٹ ورنہ ان کے خاندان میں تو بھیس بھسا جاتا ہو گا۔“ ۴۴

”تو آپ کہیں ناان لوگوں سے کہہ چکے ہیں کہ نبوت  
ایکے میں رہنے سے نہیں بلکہ سسرلی میں دن رات  
گدھوں کی طرح کھام کرنے اور نمٹنے پر داشت کرنے کی  
وجہ سے آتی ہے۔“ مہمانی کو بھی سن کر غصہ آیا۔  
”ایسا کہوں نبی اوالی ہوں۔“ سنا نہ پتا ہے پھر آگے بھی

اور ایک ہی وقت میں آپ کی ساری بیٹیوں پر سب کے غضب کھول دے گا۔ آپ یہ بتا دیں کہ اسوئی کے دور کی شادی کب ہے۔" ماما نے انہیں گلے دے دیے۔

”آج سے آٹھ دن بعد ہے۔ کاڑھ دے گئے ہیں وہ  
 ٹوک۔ اس مری کے آنے کا جو چرچہ رہے تھے۔ میں نے صاف  
 کہہ دیا کہ کمر بچنے کا تو فی الحال سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔  
 شادی والے دن اگر اس کی حالت بہتر ہوتی تو تھوڑی دیر  
 کے بعد وقت کے وقت شادی ہاں میں لے لوں گی۔“

”اگر کسی نے اپنی اہل اسری کو تو آدمی کی ضرورت ہے۔ وہ لوگ تو عام لوگوں میں سے تو کوئی ہائے رکھتے ہیں۔ شادی والے کہیں تو شہری کا ذکر کر رکھیں گے۔“

اس اور پہلی گفتگو میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ظاہر میں جس میں غلو کے نیاز ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی، غلو اور حد و مہل اور کجی کے بارے میں بحث کی تھی۔

تھے۔ یہ اسری کی زندگی کے "خائن" تھے جنہیں "لوگ  
چاہتے ہوئے بھی ہلے کی قدرت نہیں رکھتے تھے۔

”مفتویٰ پہلا ہمیں بائبل کرٹ چیلے ہیں۔“ اس نے









ہاں اس کا کہنا ہے کہ میرا حال میرا کام ہے اس لیے بات کی اسے چلے جاتا ہوں۔

روانی سے کئی خیالات اس کے تیار کردہ سوال نامہ کو دیکھتے ہوئے اسے سراسیمہ کے ساتھ ساتھ حسین حیدر کے بارے میں بھی پتہ چلا۔ اس کے سبب میں حسین حیدر کے لیے خاص قسم کی تلاش تھی۔

"کلیا ہے" "سبکی حسین حیدر سے ابھی خاصی واقفیت ہے۔" "فونی نے انداز لگایا۔

"ہمت زیادہ نہیں لیکن اگر بلا کر دے دوں میں یہی اس سے ملاقات ہوتی رہی ہے۔ بہت پریشانی محسوس کرنا پڑی تھی۔ حسین حیدر کو فونی نے کھانے کے ساتھ کام کرنے والے سمجھے ہیں۔ حسین حیدر کی پرورش گھر کے معیار پر کی گئی ہے۔

ساتھ ساتھ باپ کے ساتھ شہداء نے مزید تیار اور فونی بصر لے لی حسین حیدر سے محراب ہونے لگی۔ ضیاء کی زبان سے اس شخص کی طرف نقشہ کا مطلب تھا وہ شخص حقیقتاً بہت زبردست ہے۔ ضیاء کو کسی عام شخص کو محسوس نہیں ہوتا تھا۔

"حسین صاحب اس بچے کے پیچھے والے دم میں آپ لوگوں کا انتظار کر رہے ہیں۔" "فیض بھتیخہ پر ایک نئی تری انہیں خوش آمدید کہنے ہوئے ان کی رہنمائی کی۔

اس کے پیچھے ان کے سینے میں چار دم تھے۔ کلیدوں میں لوگوں کا ہونا مانگا ہوا تھا۔ ضیاء نے ایک شخص کو روک کر حسین حیدر کو کام پر بھجوا دیا۔

"میں کم لڑن۔" "دو دانے پر دھک دینے پر فوراً ہی جواب دیا۔

"ضیاء اچھا بڑا بیٹو۔" "اندرا اعلیٰ ہوتے ہوئے وہ ضیاء سے ملاقات کی تھی اس لیے اس کی نگاہ ضیاء پر ہی پڑی۔

"بچے کے کہنے سے سائیکل پر تیسری لائن تک پہنچا دیا۔

پہلے اس نے دیکھا کہ کسی چادر ہنٹ میں گھسے اس کے اگلے رقبے پر ہوتا ہے۔

"وہ اپنے سامنے کڑے شخص کو یاد کیا۔ وہ بات کا اور فونی کی بات سے اس شخص کو دہری تھی۔ ابھی ابھی وہ پہلے اس شخص کو اس نے وہی سوٹ میں بہت تک سبک سے تیار دیکھا تھا جس کی ڈیڑھ گت سے لے کر مابعد اب انداز تک آج ہاں دلا ہوا تھا۔ ہینز کی ہینٹ پر ڈھکی

دھکیلی ٹرٹ پینے قدرے بکھرے ہوئے ہاں کے ساتھ وہ ایک اعلیٰ سال کا لکڑ ہوا تھا۔

"دوری یا پورا پورا۔" "فونی نے تیار رکھ لی تھیں وہ وقت تک نہ جانو رہے تھے کہ دور پر میں سارا سیٹ اب بھی کیا ہے۔ وہاں کے لوگوں کو میری حالت اور کام کرنے کے اسٹائل کا معلوم تھا۔ یہی فونی نے جھجکت کرنے میں حوصلہ دیا۔ وہی ہے۔" "ان لوگوں کی طرف رخ کرتے ہوئے ضیاء کو مخاطب کرتے ہوئے معذرت خواہانہ لہجے میں عرض کرتی تھی۔

"ضیاء کا تو مجھے معلوم ہے کہ یہ کتنی بیکہ کسی آپ تھیں کہ آپ کیا پڑھ کر رہی ہیں۔" "اس بار اس نے یہ روایت فونی کو مخاطب کیا۔

"میں بھی کئی لے لی۔" "اس کے طرز پر مخاطب اور آنکھوں کی ادبیت سے فونی کو سکون ہوا کہ وہ اس پچھان میں سکا۔ وہ اسے بہت خوش آمدید کہتی تھیں۔

"کامیابی کے لیے خاص سیٹ اب کچھ دو کر کا رہی تھی۔" "ہوئے اس کے پیچھے کئی خاص وجہ۔" وہ دوبارہ ایک جاگرافی کا ادارہ سے کرنا تھا۔ وہاں آکر سینے پر بیٹھ کر فونی نے سوال دیا۔

"جو میرے والد محترم ہیں۔ انہوں نے کہا۔" "میں نے ان سے باتیں کرتے ہوئے آپ کا رہاں کا کافی سہارا اور وہی ہم آپ کے شہر میں رشتہ خن ماہ سے قیام پذیر ہیں۔

"یعنی آپ کے والد کو آپ کا فیصلہ کیا پڑ نہیں۔" "میں یہ بات نہیں لیکن انکو ماننا ہونے کی حقیقت سے ابھی سے امید رکھتے ہیں کہ میں ان کے بیٹے میں انہیں چھوڑ کر۔" "اس کے خیال کی تردید کرتے حسین نے منہ نہ دیا۔

"اور آپ اب بھی یہ خیال نہ لوت آئے ہیں۔" "میں فیصلہ کر دیا ہے۔ ابھی نکلی نہیں۔ میں مینہ کا عرصہ جو ابھی میں سے خاموشی سے گزارا ہے۔ اصل میں بے حد مصروف تھان۔ اسپرٹ تیار کر کے اس کے حباب سے کاروں کی تلاش کی گئی۔" "جنگ سیرسل" پٹلی اور اونیٹینز ویدیو کے اس سے متنازعہ تھے۔ اپنے بیٹے کو بھی تیار نہ ہوا۔ اس کی محنت طلب کام ہے۔ وہ بہت سنجیدگی سے اس کے سوالوں کے جواب

دے رہا تھا۔ ضیاء اس دوران خاموشی سے بیٹھتا تھا۔

"آپ کا کوئی ہے کہ آپ اپنے جھگڑے کر دیتے لوگوں کو سخت متذکرہ تھاتے ہیں۔" "آپ کیا کہتے ہیں؟

دارم لوگوں کی سوچ کو روک دینا پڑا تو اس کا ہے۔" "فونی کا سوال کلی پینا ہوا تھا۔

"اصل بات یہ ہے کہ میں اپنے منہ کا کام پوری بات داری سے انجانب دے رہا ہوں۔ میرے پاس ایک ہیٹ فارم ہے۔ جہاں سے لوگوں کو میرے پاس آکر بیٹھنا چاہیے۔ پندرہ افراد کی اس میسج کو وسیع کر کے حاشیہ میں وہ تیز رفتاری رکھ رہی ہیں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ہر ماہ کو آج کے اور کچھ کس کو مجھے کم از کم یہ ایمان تو ہو کہ میں پھر پھر دوبارہ فونی کے پاس لوگوں کو شہداء کو یاد کرنا چاہتا تھا کہ شہداء کی جتنی لڑی کے حقوق میں ہوں وہ جتنا کہ سچا ہے۔ میں گھبراہٹ میں کہتا ہوں۔

اس کے جواب نے فونی کی قوت کو اپنی سبب کر لیا۔ اس کا جواب وہ اس کا فونی کو مجھے بہت بڑی کمی کہ وہ ان کی وجہ سے ناشائستگی کا جو مظاہرہ کر رہا تھا وہ سراسر راکھ کی

"میں تماری لاہور میں ہی ہے تو یہاں ایک گھر میں کیا بل کر رہتے ہو۔" "فونی کو خاموشی پر دیکھ کر ضیاء نے سوال جواب کا سلسلہ آگے بھجوا دیا۔

"میں کو کس راز پر بل بات ہے۔" "ہاں ایک گھر کے حوالے سے کوئی ملحد گھر نہیں کیونکہ گھر جانے کا موقع بھی بہت مشکل سے ملتا ہے۔

"میں نے یہاں دو تہائی شہداء گھر کے ساتھ کہ کچھ رہنے سے پہلے ہی فیصلہ کر چکا ہے۔" "اندرا

"بکھرے کے انتظام کو کون ہیں میں کرتا ہے۔" "اندرا

یہ فیصلہ پہلے سے بہت کر پر عمل اندر کی طرف جاری کر لیا۔

"میں نے جو حق کا عزم تھا وہی کرنا چاہی تھا۔" "حکایت کے لیے کہ کچھ چھوڑا تھا لیکن پھر احساس ہوا کہ یہ کچھ مناسب نہیں۔" "اس لیے آپ ایک مہینہ میں پوری کرنا چاہتے ہیں۔" "فونی کی طرف بظاہر غصہ دیکھتے اس نے جواب دیا۔

"چہرے پر چھائی جھجکی کے باوجود فونی کو اس کی آنکھوں میں شرارت کی جھلک دکھائی دے گی۔

"آج کے دارم کے حوالے سے کیا کہو؟" "ضیاء کو

ٹاپا کچھ احساس ہوا تھا۔ اس نے اندر سے اندر سے اس

کے کام کی طرف کیا۔

"یہ دارم ہمارے حاشیہ میں رائج غیر ضروری رحمت اور فرسودہ مکتوب ضرپ گئے کی ایک کو ضروری ہے کہ کچھ ان رحمت اور حاشیہ کے لوگوں کو اس بری طرح بیکار رکھا ہے کہ ان کی زندگیوں ایک اندازے میں محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ یہ رحمت غیر ضروری اخراجات کے لئے کچھ کر کے ایک ایک تک کے حاصل کو کیے جنم دیتی ہیں۔" "میں نے اپنے ذرا سے میں دکھائی کہ خوش کی ہے۔

اب وہ بہت سنجیدگی اور پوری سے دارم کے موضوع کی وضاحت کرتی کر رہا تھا۔ اس کی گفتگو میں کئی ایسے مقامات تھے کہ فونی کو اپنی خاموشی تو کر اس کے ساتھ شامل ہونا پڑا۔

"داعی Aim دلم لاکھوں کام مختلف اور بہت عمدہ ہے۔" "حسین حیدر کے لکچر کے بعد اس نے ضیاء کے ساتھ دارم کی دیکھا تھا۔ پہلے سے باہر نکلتے ہی بے ساختہ اس کے منہ سے لگا تھا۔

"اصل تو لوگ، داعی چوکانہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اب تو حسین کی محنت ہے۔ لاہور سے یہاں آنے کی وجہ سے اس کے ساتھ کام کرنے والے بہت سے لوگ بھجوت گئے ہیں لیکن سے لوگوں کے ساتھ بھی اس نے اپنا معیار پر قرار رکھا ہے۔ بہت ہی بات ہے۔" "ضیاء نے تائید کی۔

"جس کچھ چھوڑنا ہوتا ہے۔ اندر کو کو عمل کر کے اس سٹوڈنٹ کے سیکڑ میں گارانتا۔ میں وہاں میں اس ہاں کا کل کئی کئی کے اخبار میں حسین کے ذرا سے پر چھوٹی سی خبر کو تیار کر لینی ہی چاہیے۔"

ضیاء نے اسے بات دینے کے ساتھ اپنا پروگرام بھی بتایا۔

"معدہ صاحب سے آج کل ملاقات نہیں ہوتی۔" "کلیا، یہ مختلف ہیں وہ یہ گاڑی رڈ پر ڈالتے خیال آیا تو پیچھے لگا۔

"میں آج کل جلیان جانے کی تیار نہیں تھی۔" "ان کی فونی نے بیس بیس سال کے لیے وہاں سبک دے دی ہے۔" "فونی نے بتایا۔

"بچی سہل۔" "پھر تو جلیان کو بھی ساتھ لے جا رہے ہوں گے۔"



”بھائی! آج عرصہ بیکر ہو چکا ہے اور مجھ کے بغیر کمال رہ سکتے ہیں وہ۔“ فونی نے بے بس گفتاریا۔

”اچھی تو کچھ عرصہ ہیں یادوں میں۔ اصل میں میں ایک سو دن میں شماری طرف آنے والی ہیں۔ سو مہینے جو اسے اس وقت کے ان کو قائل کر لیا ہے۔ اس موقع پر صدیق صواب ہیں اگر مہینہ ہوں تو اپنی کو سپورٹ مل جائے گی۔“ فونی نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ یہاں کو تمہارے حق میں دوش والے۔“ فونی نے پاکستان کی حدود سے نکلے نہیں وہاں کی

”فونی نے نہایت خوش سے اسے تسلی دی۔ اس دن کے بعد سے فونی کی طرف سے پہلی پیش رفت ہوئی تھی۔ سو اس کا خوش ہو پڑی تھا۔

”میں! چاہتا ہوں! یہاں! تمہاری پیچھے کافور کیا ہے کہ وہ لوگ بھی رہے ہیں۔“ وہ دھنی کے لیے بازو اٹھ کر دھنی کی کمرے سے اٹھنے لگے اٹھنے سے کائنات کے ساتھ سے اٹھنا شروع کر دی۔

”خلف۔۔۔“ اس بھی آج ہی آقا تھے۔ ”انی عمارت کے عکس وہ دیکھ کر ہنسیاں لائی۔ شام کی قطعی آج اس کے کمرے آری تھی اسے میں پیچھے کافور کی لمبی کے ساتھ کائنات کی شورش میں ہمارا راز تھا۔

”اب وہ بھی ہو لیکن میں انہیں اتنے سے منع تو نہیں کر سکتی۔ عظمت، نعل، ہونے کے بعد مایہ باری باری ہیں۔“ اس کی باغی ملک بنیاد تھی۔

”سری! اپنی کوٹنے کے لیے کتاب ہے؟“

”میں کوئی نہیں معلوم ہے کیا بات نہیں ہوئی۔ تمہارے لاکھوں کی جاکے سے لاکھوں میں سے کیا۔“

”اسی کو تو لوگ سوچا کوٹنے کے ہیں۔“ کین سامعنی کی باتیں ہو رہی تھیں۔ کوئی راز سمجھنے کی کوشش نہ کر رہے تھے۔

”نہیں گے۔“

”نہ! طائفہ وہ وقت بھی آئے گا۔ آپ فکر نہ کریں اور طوفانی صفائی سے فارغ ہو گئی ہو تو یہاں میرے پاس بیٹھیں۔“ اس نے کافور کو امیر کی جگہ سے باہر نکل گئی۔

”کیا آپ کا نام؟“ ”خود دہی اور میں طوفانی اس کے سامنے تھی۔“

”ہر اس سال کا کربلا کی کربلا کی کربلا۔“ بعد میں قی

[illegible]

ساتھ صرف پروک موجود تھے۔ پچھو کی کل اداوار اور  
 غوثی سے چھٹی نہیں۔ دوسرے کمرے میں سونیا کے ساتھ  
 بیکر چائٹن کی بیوی تھی۔  
 "میں تم سونیا کو دیکھوں۔ اس کا بچا جھکا میک آپ  
 کو اداوار دوسرے میں بدل چک کر۔ ضیاء کے چرچس  
 بھی پسلی کر رہا اداوار کر رہے ہیں۔"  
 "واہ! وہ طبعی خوش ہو کر اور سب کو تانے کے لیے  
 جا رہی۔"  
 "مے اللہ! اجیرا شکر ہے کہ تو نے مج سے میرے باپ کی  
 ٹھکان میں میری عزت عمل کر دی۔" اس نے دل میں اللہ  
 سے خطاب وہ اپنے خراپوں پر بے اثر سونیا کو انٹلی  
 پورے صاف کرتی ٹی بی جی کر کے کیرے کا دلش چیک  
 "ہے کیا یہ تیری بہن؟" سامنے میرا لے کھڑے لباس  
 کو دیکھ کر اس کا خون ٹھکا۔  
 "ختم کے موتی پھول رہے۔ یہ تو میری بہن۔" اس کے  
 ہنسنے پر خراپوں کی طرف اشارہ کرتے ہو کر آیا۔  
 "تم اپنی حدود میں رہو بہت اچھا ہو گا۔" آواز بھی کرتی  
 "میں نے اس سے عباس کو تشبیہ کی۔"  
 "جست اس حد کو نہیں چلا۔"  
 "شباب۔" اس نے غوثی کو بیکساری تھی۔  
 "سانے تم شادی کے لیے راضی نہیں، تو میں۔" یہ  
 ایک پوچھ تو میں۔ بیچ بھاری محبت نے کشادہ اس  
 قلم کر رکھ رکھا ہو گا۔ "مہر تواتر سے بلا تو غوثی کے  
 لیے اپنے طے سے قریب یا مشکل ہو گیا۔  
 "میں صرف اور صرف تمہاری خوشی تھی۔"  
 "میں تمہارے جھوٹ کو کچھ نکل گیا یہ تمہاری ٹھانی  
 ہے۔"  
 "بھئی جان آپ کو بھائی صاحب یا کر دی ہیں۔"  
 ایک ایک کی شمس وہاں چلا گیا۔ "ماس تو خودی دیر پہلے  
 فیس بک پر رہا تھا تیری سے وہاں پہنچا۔"  
 "کرسے یہ کیرا تو ہے؟" جیسے۔ غوثی نے کہا ہے کہ  
 تصویر میں نہیں بچھڑے۔ "کرسے کہ کون سے پر اس نے کیرا  
 اس سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔  
 "میں آپ کی ہیٹنگ کر رہی غوثی آئی۔"  
 "میں اور میرا اندر کار بھگتو میرا موڈ پہلے ہی ہر  
 لڑا ہوا ہے۔" عباس کی ہنسنے کا لہجہ تھا اس  
 کو کہہ کر۔ "میں کرسے پر لہجہ بھگتو میرا موڈ پہلے ہی ہر

[illegible]



تاریخ دے بھی دی ہے لیکن پھر بھی سوچ رہی ہوں کہ سونیا کے بھی کچھ ارمان ہوں گے۔ کچھ نہیں تو آٹھ دس سو ڈے اور تھوڑا سا زور دے اس کی پسند کا خواہاں ہوں۔" بیڑی دیر سے خاموش بیٹھی مائل نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔  
 "کیوں نہیں ملتا اب اتنا تو ہم کری سکتے ہیں بلکہ آج میں فارغ ہوں۔ ایسا کرتی ہوں سونیا کو لے کر بازار چلی جاتی ہوں۔" امل کی تائید کرتے اس نے فوراً ہی پروگرام بھی سیٹ کر لیا۔

"لیک ہے" علی جاؤ پھر ایک آدھ دن میں اسری کی طرف بھی چلیں گے ابھی تک اسے کوئی خبر نہیں۔ جانے کو تیار رہا کے ساتھ بھی چاسکتی ہوں لیکن اس کے سرسوں والوں کا پتا ہے کہ بنا لحاظ بولتے ہیں۔ اب بھی اچانک شادی ملے ہو جائے پر یقین نہیں کریں گے۔ یہی تجھیں گے کہ ہم نے جان بوجھ کر انہیں نہیں بتایا۔ سنی تو بہر حال ہیں ہی ان کی باتیں۔ پر سونیا تک کارڈ چھپ کر آجائیں تو پھر ہی جڑوں کی ان کی طرف۔" وہ اسری کے سرسوں سے نکال بھی نہیں اور ان کے درمیان کاسوچ کر رہی تھی۔

"تپ فکر نہیں کریں" لب لہک ہو جائے گا۔ جاؤ مٹی سونیا سے کو تیار ہو جائے ہم بازار جائیں گے۔" اس نے لال کو تسلی اور مٹی کو بدامیت دینے کے کام یک وقت انجام دیے۔  
 "تھوڑی سی دیر میں وہ اور سونیا شاپنگ کے لیے روانہ ہو چکی تھیں۔

"ارے آپ لوگ۔ السلام علیکم کیا حال چال ہیں۔" وہ ابھی ہوسٹیک میں داخل ہی ہوئی تھیں کہ عرش سے سامنا ہو گیا۔ نیاہ بھی اس کے ساتھ تھا۔  
 "ایسا لینے آئے ہیں آپ لوگ۔" یقیناً شادی کی تیاری ہو رہی ہوگی۔" عرش نے سونیا کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔

"کچھ خاص نہیں" اس سونیا کے لیے اس کی پسند کے کچھ ڈریسز لینے تھے۔ تم لوگوں نے جینز پر پاندی لگا رکھی ہے مگر میں نے سوچا کہ چلو کم از کم کچھ ڈریسز ہی لے لیں۔" فتویٰ نے مسکراتے ہوئے وضاحت دی۔ سونیا تو نیاہ کو سامنے پا کر بالکل ہی خاموش تھی۔

"تم لوگ ڈریسز پسند کرو" میں انتظار کر رہا ہوں۔" نیاہ نے سنجیدگی سے کہا تو وہ لوگ آگے کی طرف بڑھ

گئیں۔ باہمی مشورے سے انہوں نے چھ سات سو ڈے پسند کیے تھے جن میں سے دو سو عرش کے تھے۔  
 "ان سب کا بل ایک ساتھ بتادیں۔" وہ لوگ کاؤنٹر پر نہیں تو نیاہ نے سبز کرل کو بدامیت دی۔

"مگر یہ شاید ہم نے کی ہے" اس کی پے منٹ ہم کر رہیں گے۔" فتویٰ نے احتجاج کیا۔  
 "مگر چپ رہو اس موضوع پر ہم سب سے لکل کر بات کریں گے۔" اسے دپتے ہوئے نیاہ نے سبز کرل کی طرف رخ کیا اور دروازے میں وہ لوگ اس کے ساتھ ایک دوسرے نوٹ میں بیٹھے تھے۔

"جب میں نے کہہ دیا تھا کہ جینز کے نام پر ہمیں کچھ نہیں چاہیے تو یہ کیوں کی خریداری کس سلسلے میں ہو رہی تھی؟" اس سے پہلے کہ فتویٰ کچھ کہتی وہ اس سے ہاتھ روک رہے تھے۔

"جینز کمال خیال ہے یہ تو بس میں سونیا کو اس کی پسند کے چند سو ڈے دے رہی تھی۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔" وہ وضاحت دیتے لگی۔

"فرق پڑتا ہے بہت فرق پڑتا ہے۔ میں محاشرے میں رائج فرمووہ رسومات کے خلاف باتیں کروں اور خود میرے ساتھ یہ ہو کہ میری بیوی اپنی پسند کے کپڑے اپنے جینز میں لے کر آئے گیوں کیا میں اسے اس کی پسند کے چند سو ڈے نہیں دلا سکتا پھر وہ اپنی خواہشات پوری کرنے کے لیے ساری زندگی سیکے والی کی طرف دیکھتی رہے گی۔

جب میں ساری زندگی کے لیے اس کی ذمہ داریاں اٹھانے کا عہد کر رہا ہوں تو پھر یہ کہیں اور کسی اور کی طرف کیوں دیکھے۔ میں نے اسی سے بھی کہہ رکھا ہے کہ سونیا کو ساتھ لے جا کر اس کی پسند کے زور پکڑے خواہے گا اور وہ چار دن میں اسی تھماری طرف آئے بھی والی ہیں بلکہ میں نے ان سے کہا تھا کہ بندہ دم کے لیے فرنیچر اور کھانا سیم کے سلسلے میں بھی سونیا کی پسند پسند معلوم کر لیجئے گا۔ وہ سب جینز ہو اس نے استعمال کرنا ہیں یا میرے ساتھ شیئر کرنا ہیں۔ اس میں اس کی پسند بھی شامل ہونا چاہیے لیکن اسے فتویٰ نے اٹھ اتنے دن سے میرے ساتھ ہو پھر بھی مجھے نہیں سمجھ سکیں۔" اس کا فخر آہستہ آہستہ اسے اس میں ڈھلنے لگا۔

"سوری سامنا آئی ایم ریلی سوری۔ آئندہ ہمیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔" فتویٰ نے اس سے معذرت کرنے







لے چیلوڑ لڑاکو بلو قری میں سوٹ میں وہ بہت  
 اہمیت نگہداشت۔  
 "تمہارا دیکھو اتنا اہم وقت میں کہ اس کی کوریج مجھ  
 جیسے اسے نکال سکتا ہوں۔" اسے دیکھو وہ لب لہجہ  
 ہی اسے یہ کہیں آج کا خوش قسمت تھا۔  
 اس نے ایک ایک لمحہ فوری اپنی ہونے کے ساتھ سونیا سے ہٹے  
 اس کی طرف بچے کی۔ پہلی لکھار فرار سے وہ بے حد  
 پیادہ لکھ رہی تھی۔ ڈوگر اس کے گزراں ہمارا تھا۔  
 اس کے سپرد کرنے کے خیال سے وہ لوگ اس کے پیچھے  
 ہی دوڑ گئے۔  
 "اس کا کیا بارہ سونیا کے لیے جو گھنٹس لیے تھے؟"  
 "کیوں؟"  
 "اے وہ وہ تو کافی میں رہ گئے۔" اس نے آکر بھا  
 تو طوفانی لگا۔  
 "تمہیں لے کر چلی ہو۔"  
 "نہیں تم سب سے۔" میں نے آئی ہو۔ "خوبی کو  
 روک کر وہ خوبیاں کی طرف بڑھ گئی۔ اس بات سے بے خبر  
 کہ اس کے تعاقب میں ناگہیں، جاتے رہے وہاں انھیں بھی  
 پیچھے پیچھے یا ہر ایک تھا۔  
 "بہت گاڑی سے مظہر اشیاء نکال کر وہاں پہنچتی تو  
 اسے سنا کر بہت سے صرف اسی کی سرکاری۔  
 "میں یہی طرف نکال دلائی کی فرست میں اور  
 مجھے تیرے ساتھ لے کر۔"  
 "تمہاری یہ بات مجھے بھی خوش نہیں کر سکتی۔"  
 اس نے منہ بنایا۔ اس بل پرانگ میں ایک "انڈر وائل  
 ہوئی۔  
 "اچھی ٹھکانہ تو وہ فوری میں آج ہی تم سے محبت کرتا  
 ہوں اور اس محبت کے بدلے تم سے فقہا کو فوری ہی توبہ کا  
 ہی مطلب کار ہو۔"  
 "مثبت؟" اس نے صرف اپنی بیوی کے ساتھ  
 خیانت کر کے ہو بلکہ اپنا وقت بھی بگاڑ کر ہے۔ "اس  
 سونیا سے جانے کے لیے تھرا تھا۔  
 "مجھ کو تو دور کہیں جس میں اچھی طرح دیکھ تو لیں۔"  
 نمائندہ جراثیم سے کام لے کر فوری کی کافی قسم کر  
 اسے روکا۔  
 "بھائیو۔" مجھے سے اڑا کے جارہے ہیں۔ پچھلی کو

فرست میں ملتی ہر رات جتنی کے سن کا کہ میرا خیال  
 چلائے۔ اور یہ پراسانی میں کہ دلیر کو کچھ اور چھا  
 میرے مہاں کو وہ غلطی میں کی ہے۔ اپنی ملتی ہوں  
 سب کو باکرہ شہرے "اس کی سن" محل کر سب کے  
 سامنے آئیں۔"  
 وہ جو محاسن کی حرکت پر ہی نہ ہو مگر جی اس کی بیوی  
 کو سامنے پارک اور سب سے بڑھ کر اس کے حرام میں ہاں کر  
 سخت سراسیمہ ہو کر ہے۔ حالت تو مہاں کی بھی کم  
 خراب نہیں تھی۔ بیوی سے چھپ چھپ کر دل کی  
 اور بات کی اور ہر دہشتہ میں پہنچا رہے تھے۔  
 "سراں چاہا ہے شہر میں لگا رہا۔" مہاں تو چلو  
 ہے لیکن تم ایک لڑکی ہوتے ہوئے میرے پاس تو ڈاک  
 ڈالنے کی کوشش کر رہی ہو۔ دیکھو اس کی صورت کی  
 حمایت میں یہی بڑی باتیں لگتی ہو اور خود اپنی لگتی اور  
 اصل صورت ہو۔ "مہاں کی بیوی کی خرابی کرانے  
 اس کی طرف بھی جی چک۔  
 اپنی مہاں کے دلیر میں میں ہر واقعہ کے سامنے  
 ہے مگر اس کے خیال سے وہ یہ وہی ملتی ہوئی فوری میں  
 اپنا دفاع کرنے کی بھی جرات نہیں تھی۔  
 "مگر جا میں مجھ۔" مہاں کی بیوی کی بات فوری کے  
 چہرے تک پہنچی تھا کہ ایک گزراں اس میں کو کچھ لگایا۔  
 فوری کے اٹھا کر سامنے موجود ہستی کو دیکھا اور اس کا  
 دل بھاری کہ تن میں سہا ہے اپنی اس قدر سوائی کا اس  
 نے بھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔  
 "میں بات رہے یہاں ہونے والا تھا شاید یہاں ہوں"  
 اس لیے آپ کو نہیں دہائی کر اس کا کہ میں جو مجھ  
 ہوا ہے "اس کی ذمہ داری لگی نہیں بلکہ آپ کے شوہر  
 صاحب ہیں۔" آپ کو اگر گریبان پڑتا ہے تو ان کا پڑاں  
 جو پہلے ہی مظہر ہو "اس پر ظلم کر کے آپ کو کیا حاصل  
 ہوگا۔" اس کی خطاب مہاں کی بیوی تھی۔  
 "اسے تو میں چھوڑوں گی نہیں" اس کے کہوت  
 خاندان بھر گونج گئی۔ "میں نے ذات کیا کیا ہے۔  
 "میں خود کہوت آپ اپنے شوہر کے تاج میں کی اور  
 دہائی اس لڑکی کے حصے میں آئے گی۔" وہ دماغ واصل ہوا۔  
 "بلیز راپا مجھے صاف کر۔" اتھوہ اپنی غلطی بھی  
 نہیں کر رہا۔ "حالات کی نزاکت کو محسوس کر کے مہاں  
 اپنی بیوی کے آگے گزراں لگا۔

"میں ابھی اور وہی وقت کے ملا جاتی ہوں۔" وہ  
 بلند خراب ہونے کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔ مہاں دم دیا  
 اس کے پیچھے پیچھے تھا۔  
 "اس نے آگے صاف کر لیں۔" حسین جیہ رے نشوونو تھا۔  
 اس کے ہاتھ میں تھی۔  
 "میں بھرا کوئی قصور نہیں۔" اس کی بیوی پر  
 عمل کرنے کے بجائے نہ جانے کیوں وہ اسے وضاحت  
 اپنے کی۔  
 "میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ کا کوئی قصور نہیں اور اگر نہ بھی  
 ہاں تو آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔" اس کی یہ متعلق  
 شخص کے خود کو بیان کرنا ہے ہر عمل ہے۔  
 "تے انڈاؤش کہ کر کے پوچھا اور پھر وہ دم ہی چل کر  
 گردن موڑ کر اس سے ہوا۔  
 "اسو ہمارے کے لیے نہ توبہ چک۔" مہاں سے اور نہ  
 موقع "انھیں سے اگر آپ تک میں کی میں کیا تو اس کا  
 یہ مطلب میں کہ آگے گا بھی نہیں اور پھر شاید آپ کو ان  
 آؤش کی وضاحت نہ ہو سکتی ہو جائے۔"  
 ایک مہم مہاں کے طرف سے اس کی کیفیت کا ناگوار تھا  
 کرانگ فوری کے ہمارے دہائی رکنے کی کوشش میں کی  
 تھی بلکہ ایک کھلی بات بھجوا کر اسے بڑھ گیا تھا۔



اصل تھے تھے۔ حسین جیہ کی اسے ہم مزاج و ہم خیال  
 خیال سے گاڑی جتنے ہی جی اور کن دہا ہر سراسر کے خیال کو  
 اپنے ساتھ ایک اڑا کے کی سرسر لکھانے کے جارہا  
 تھا۔  
 "دیکھ ہواں سب کچھ؟" اسپنل میں یہ شل حال ملک  
 اپا بھی فوری کے ساتھ موجود تھے۔  
 "مجھ کا میں نہیں سمجھ تو کون سے آگے جاتا کہ وہ لڑکے  
 طوفانی یہ صیاب پینک کر بھاگ کر اور وہ جی میں  
 بے ہوش پڑی ہے۔ فوری باہر کی ہی وقت میں جی۔ ہم  
 نے فوراً "میں میں طوفانی اور فوری کو لے کر میں آگے۔  
 "کب اور میں خود میں بھی خیر نہیں؟" جواب ہا  
 نے دیا تھا کہ ایک تو مسلسل روئے اور وہ اس لئے میں  
 گئی ہوئی تھیں۔ فوری بھی تم انھیں کے ساتھ ایک  
 طرف چپ چاپ کھڑی تھی۔ اس اچانک ہونے والے  
 حادثے نے اس کا دل بکھڑا کر دیا۔ اس نے ہونے  
 والے اس علم پر غم نہ تو کیا۔ اس کی چھ دن تو ہوئے تھے  
 چین کی تیرہ سوئے۔ سونیا اٹھنے جا رہی تھی شہری اور  
 یا سر جھلنے کے بدلے ہونے طوفانی کے نیچے میں اس کی  
 اپنی کی زندگی سونیا کی خوشی کو دہائی ہوئی پوری  
 طرح محسوس بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اس حادثے کے لئے کر  
 رکھا۔  
 "میں صیاب جو حسین جیہ تھرا ہی ہم سرسل پر  
 تھرا اور فوری ہوئی۔" خیال نے چپ چاپ کھڑے  
 حسین سے کہا۔  
 "اگر کوئی ضرورت ہو تو میں رک جائوں ہوں خیال؟" اس  
 نے آگے۔  
 "مجھے کچھ نہیں ہے۔" اس نے کہا۔  
 "اس کے میں جانا ہوں۔" گاڑی میں جھوڑ کر جارہا  
 ہوں۔ وہ سب سے تجس ضرورت نہ جاتا ہے۔ اس کی  
 فوری کو ان کا کہنہ کی گاڑی دہائی سے کوئی میں اپنے سے گا  
 اور میری لے جائے گا۔" وہ خیال سے ہاتھ کا کر بار نقل  
 کیا۔



"وہ لڑکے؟" وہ ڈرا سے نگ کر رہا تھا۔ کینیڈی  
 آتے جانے لڑکے وہ سونیا کے ساتھ میرے راستے میں  
 آکر کھڑا ہو گیا۔ انھیں کرنا ہے وہ وہ گائے گائے ان

لوگوں کا دروازہ کا معمول تھا لیکن میں نے بھی پلٹ کر  
 انہیں جواب نہیں دیا۔ میں نے جتنی بھی میری خاموشی سے  
 بھڑا ہو کر وہ اپنی تحریک چھوڑ دیں کہ میں ان لوگوں کی  
 جرأت سے حق ہی چلی گی۔ وہ کچھ تک میرا دیکھ کر نہ گئے بلکہ  
 بات خلوں تک پہنچی لیکن میں نے چپ چاپ برداشت کرتی  
 رہی۔ اگر کہیں ذرا کڑی تو اہل میرا دیکھ جاتا تو ادا  
 دیتا۔ میں بھی ان کی سی نہ تھی۔ وہاں اس گھر میں بھی قویہ لوگ  
 میرے چنگ لگے تھے کہ اور اس نرسے نے میرا ہاتھ پکڑ کر  
 زبردستی مجھے اپنی پانچ پر خضائے کی کوٹش کی تو مجھے یہ  
 برداشت نہیں ہو سکا اور میں نے اسے ایک زوردار چپڑ  
 دے مارا۔ مجھے پتہ تھا کہ وہ لوگ پانچ پر بندہ کر فرما  
 رہے ہیں۔ مجھے تھے۔ میں بھی کھڑی طرف آنے لگی۔  
 اپنی ٹانگی چلی گئی تھی کہ وہ ایک پانچ پر پانچ پر آئے۔ کھٹکی  
 لپکے اور پھر یہ پانچ پکڑا۔ میں پھر تحفیک کو رنڈت سے  
 لپکے اور ہونے کے ساتھ بچھا دیا۔

خوٹی بھیس والے کو اپنا بیان دیکھا اور وہی تھی۔  
 "میرا بھائی ابم چلیں گے۔ ان شاء اللہ جلد از جلد وہ  
 لوگے کر فرما کر لے جائیں گے۔" بیان پر دھوکے اور خلوں  
 لے کر وہیں اننگھلا۔ فیاض سے ہاتھ ملاتے ہوئے۔ فیاض  
 کی موجودگی کے باعث اس کا رویہ بہت شائستہ تھا۔ وہیں  
 والوں کی مخصوص فطرت کے مطابق اس نے خوٹی سے  
 کوئی بے پروا سوال نہیں کیا تھا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا تو انہاں پریشان مت ہو۔"  
 فیاض خوٹی کے سر ہاتھ پکڑ کر پھر کا پڑا۔ خوٹی بھی اس کے  
 ساتھ ساتھ گئی۔

"ابھی کہہ دیاں جا کر سونا کو لے کر آؤں گا۔ بلکہ اپنا  
 کھان کا کدو اسے چند روپے کے لیے کھر پھوڑ دیں گا۔  
 اہل فورم مصروف رہو گے تو وہی اور مٹی کھر پھریں اپنی  
 پریشان ہوئی رہیں گی۔"

فیاض علی رات سے ہاسپٹل سے نہیں ہلا تھا۔ خوٹی کے  
 ہوش میں آنے کے بعد کئی ہی دنوں میں شفیق  
 ہونے لگے کہ یہ مراحاں بہت دشوار تھے۔ خصوصاً  
 پولیس والوں سے ملنے کے لیے خلوں سے لاپا ہر شریف  
 آدمی کی طرح بے حد کھڑا رہتے تھے۔ خیال سے لاپا ہر شریف  
 کی موجودگی کی وجہ سے سختے خوٹی اپنا ہی کیا تھا۔  
 "سری انکی کو فری کی گئی ہے؟"  
 "میں اوروں سے چاروی پھولی گئی کے ساتھ کھان ڈار

ہوئی پھر تھی۔"  
 اس کے ساتھ چلتے ہاسپٹل کے لان کی طرف بڑھتے  
 خوٹی نے جواب دیا۔

"میں کیا کچھ کر سکتی ہوں سونا کو بھی نہیں تنہا کا رات  
 بھر پریشان رہے گی۔" وہ ایک بیچ پر بندہ کیا تھا۔ رات اپنے  
 کھڑا ہو کر اپنے آنے کی اطلاع دیتے ہوئے اس نے سونا سے  
 فی کی کہ ایک چوتھی رات پر وہ گھٹ کے لیے جانے لگا ہوا  
 بنا تھا۔

"تم مجھے بہت زیادہ پسند آگے رہی ہو۔" فیاض اور رات  
 سے اسے نوٹ کر رہا تھا اس کی طرف سے ہونے والا۔  
 "میں لپکے لپکے رہا ہے کہ خوٹی کے ساتھ ہونے والے  
 معاملے میں کہیں نہ کہیں میری بھی کوئی بے کاشی میں  
 نہ ہو۔ میں نے ان کے ساتھ واقعات کو "خوٹی نہ جانتی۔" وہ فیاض کو  
 قصداً تنگ کر رہی تھی۔

"کوئی صرف تمہاری نہیں پرے معاشرے کی  
 ہے۔ ایک اسلامی معاشرے میں عورت کو جو عقیدہ حاصل  
 ہونا چاہیے وہ اس سے غریب ہے۔" اس نے ان کی طرف اس  
 لیے معاملات کا تذکرہ ہوا تھا کہ وہ اسے یہی کہہ دیا کہ  
 اپنے ساتھ باپ ہونے والے سلوک کے بارے میں  
 نہیں بتا سکتیں۔ کیونکہ ان میں زور ہوتا ہے کہ اس صورت  
 میں کھرا والے ان کے ساتھ موجود مسئلے کو ختم کرنے کے  
 بجائے خود ان میں باندھ کر دے کہ میرا خوٹی نے سوچا کہ  
 اہل اس کے ان کی جانے پر پابندی انگڑوں کی اور اس کی  
 پر عملی کا فرق ہو گا۔ پھر ہمارے معاشرے کی بے پروا  
 ہے۔ مجھے کتنے کھو ہوں گے جو روزانہ ان لوگوں کو خوٹی  
 پریشان کرنے پر دیکھتے ہوں گے لیکن کسی نے کچھ نہیں کہا  
 ایسے معاملات میں اپنی اپنی تحریکیں چکا کر سیں چاہ  
 لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہیں پھر وہ کوئی الفاظ ہو کر نہ  
 ہوا جائے تو کیا اپنی پختہ دماغی سے نمٹنا کچھ مشکل ہے۔ پھر  
 کچھ تصور تربیت کا یہ نہ جانے کیوں ہم اپنے بچوں کو  
 دوسروں کی باتوں پر ان کی تعظیم کا سبق یاد نہیں کروا پاتے۔"  
 وہ خوب بے حد بول رہی تھی۔

"میں کھڑی کر صدمہ پر ماموں اور امیری اور فیاض کو اطلاع  
 دیتا ہوں تاکہ وہ سہیل پرے گئے یہ بات چیتنے والی تو باطل  
 نہیں۔"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ تھا تھا کہ سوا لے ہوئے  
 اٹھ کھڑا ہوا۔ اسری نے بیچ پر بیٹھے بیٹھے انہیں موند

یوں۔ فیاض کو پچھانے میں اس نے کوئی غلطی نہیں ہوئی  
 تھی۔ وہ سوختی سے پھر کھڑا تھا۔ وہ ہاتھ۔

\* \* \*

"میں کھڑی جاکر میں کھڑی نہیں جاکر گی۔" زارو  
 تھا۔ وہی خوٹی کی زبان پر نکلا۔ اس کی تقریر تھا۔  
 "وہاں جاؤ اور رہنا تو خود ہمارے ہے بھی مجھے غراب بننا  
 چاہیہ۔ لوگ یوں سوال جواب کرتے ہیں جیسے سارا  
 قصور ہمارا ہو۔ لیکن اگر کریں۔" بھمبھری ہے۔ اتنی جلدی  
 کسی کو کر کے باندھنا ہست نہیں ہو سکتا۔

اہل اس سے زیادہ نہیں چوٹے بیٹھے تھے۔ خوٹی کے  
 ساتھ ہونے والے معاملے نے ان پر بہت بڑی خوف کا عالم  
 رکھا تھا۔ وہ خود اپنی اور فی کی کہنے کے بارے میں کچھ  
 لاپے کا کہنے ایک ناکارہ جرم کے ہوتے تھے کہ جس  
 تھے۔ اسری اپنی اپنے سر سیرا کے خلوں کی پلٹ میں  
 تھیں۔ اس پر عملی کے سے کئی سو گھنٹے سے بیان ان  
 بیٹھے شخص کی باطل کیا پلٹ میں کچھ نہیں تھی۔ اس  
 واقعہ کو انہوں نے اپنے صاحب سے پوچھا۔ اس کی اور  
 "صرف ایک بار ہاسپٹل میں خوٹی کو دیکھنے آئے تھے۔  
 اپنے کھرا والوں کی مخالفت کا مانتا رہا انہوں نے اسری اپنی  
 کو دیکھنے میں چھوڑنے سے انکار کیا تھا۔ اسے سونا اس دن  
 سے مشکل چھوٹی۔ خلوں کے پاس رہی ہوئی تھی۔ فیاض کے  
 ساتھ ساتھ اس کے گھر میں بھی روغن خیال اور کھٹکیوں  
 کے کو دیکھتے تھے۔ خوٹی کے ساتھ ہونے والے  
 معاملے کو پوری ہمدردی کے ساتھ سمجھیں کیا تھا۔

"فیاض ان کو بیان نہیں کر دے۔ ہاسپٹل سے  
 چھٹی لے کر کھڑی نہیں جاکر گی تو پھر کھڑی جاکر گی۔  
 ہاسپٹل میں نہیں جلدی کرے گا۔ سارا قصور ہمارا ہے۔" خوٹی  
 نے اس کے قریب آئے اسے بہت سے کہا۔

"تو مجھے تو زنگ رہا ہے۔ بہت زیادہ ڈر۔" اس کے  
 آنسو رگنے کا کام نہیں لے رہے تھے۔

"اب کیا زارنا جان! تمہیں بتایا تھا میں کہ فیاض نے ان  
 لوگوں کو کر فرما کر لیا ہوا ہے اب تم کھڑا ہو اور اپنے لیے  
 اس کی سخت سزا چھوڑیں گے۔" خوٹی اس کے ہاتھ کو ہار  
 سے سلائے سمجھا رہی تھی۔

شفیق صاحبہ میں پچھتاہوں کہ آپ لوگ میرے گھر  
 میں خلعت ہو جائیں گے تو ان بھی تین دن بعد روانہ ہی

ہو جائے۔ ایسا ہے کہ مجھے کھڑا رہنے کے آپ لوگ  
 بیان رہے۔ آپ کی پختہ پختہ پختہ پختہ پختہ پختہ پختہ  
 کھڑی مخالفت بھی ہوئی ہے۔ یہ کہ "میں نہیں ہوا تھی  
 رہے سے خاموش بیٹھے تھے لاپا کو مخاطب کرتے ہوئے  
 بولے۔

"پھر آپ راضی ہیں علی علی صاحبہ" ابھی خاموشی  
 پر انہوں نے دوبارہ پوچھا تو ایک کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 تھے۔

"تمہاری بات نہیں ماموں کا صدق تو کسی کی باتوں گہ  
 تو مجھے ہے۔ کچھ زیادہ میری بچوں کے مزاج آتا ہے۔"  
 "خوٹی بیٹا فیاض کو بتایا تھا کہ خوٹی کو آج ہاسپٹل  
 سے سہا سہا کر رہے ہیں۔ میں ایشیا نہ ہو کہ وہاں علی میں  
 یہاں سے چلا آئے۔" معاملات کو طے پانے لگے کہ اہل اس نے  
 خوٹی سے پوچھا۔

"فیاض! اسے معلوم ہے۔ آج اسے کسی بہت  
 ضروری کام سے جانا تھا اس لیے میں نے اسے کہہ دیا  
 تھا کہ وہ پریشان نہ ہو۔ ہم خوٹی کو بہت شہادت کے وائیں  
 کھڑے ہائے تھے۔"

"اسلام علیکم۔" خوٹی کی بات ابھی ختم ہوئی تھی کہ  
 علی زوردار سلام کر کے اس کے میں داخل ہوا۔ جب سے  
 خوٹی کے ساتھ یہ ماریو جوش اٹھا تھا وہاں ہاسپٹل آہوا  
 تھا۔ پھر چھوڑا اور پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر  
 کی بیوی نے اس کی پکڑ لیا تھا۔ اس کی بیوی نے چند  
 شکوک پھر سے جواب دیے کہ ان لوگوں کو پریشان کیا گیا  
 تھا لیکن جس نے دخل اندازی کر کے اس کی زبان کو لکھا  
 دے دی تھی اور اب خوٹی نوٹ کر رہی تھی کہ کسی کی  
 روز رفتہ کی آمد کے چھپرے رشتہ داری کے سوا بھی کوئی اور  
 جذبہ کار فرما تھا۔

"ہاسپٹل سے براہ آؤ۔" اس نے کی خوشی میں "میری  
 طرف سے۔" اہل کو۔

شکس نے ایک خوبصورت کے خوٹی کے ہاتھ میں ضمیا  
 تھے اس نے بے پروا سے ایک طرف لپکا۔ "خوٹی اپنا  
 دل محسوس کر دے۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی باتوں پر جو کچھ  
 چاہتا ہے وہی جلدی ہمارے زندگی کے اسامات و جذبات  
 کو محسوس کرنے کے قتل نہیں ہو سکتے۔"

"وہیے میں سوچ رہا تھا کہ آپ لپٹ ہو گیا ہوں اور  
 آپ کو کھڑا رہا۔ اب کھڑا ہاسپٹل سے لپٹ چکے ہوں میں



یا اضاغہ میں یہاں آگیا کہ اگر کسی کام کو مودو ہونے کو  
 تھوڑے ذرا پ کھیں گا۔ جس کو طوفانی کے درمیان پر لہ  
 بحر کشا کا ہوتا ہے۔ یہاں پر کھلی ہوئی۔  
 یہاں ایسی لکھی ہے اس کے بعد اس کی حساب  
 کتاب تیار ہے۔ وہ تو کھینچ کر لے گی کل جائیں  
 گے۔ تو فنی نے اسے طوفانی میں لے کر ہوا کی کے  
 فیصلے سے بھی اچھا کیا۔  
 یہ وقت مناسب فیصلہ ہے۔ جس نے اس کو چاہیہ  
 کیا۔  
 میں شغف میں آپ کو لوگوں کی پہلپ کر لوگوں کا  
 اور کسی کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے جو بھی کہے۔ طوفانی  
 اور اعلیٰ ماسوں کے ساتھ ان کے کھینچ لے گی۔ جس  
 نے اسے اور کیا کوئی گاڑی یا کھڑا پ کھڑا وقت آخر  
 کیا۔  
 ضرور۔ یہ چھوٹی جلی سے خود اس کی حالت کو بخوبی  
 مختلف چنگی ہو وہ جس کے غلوں کو کھرا بھی نہیں  
 جھی۔

اگر ہم کے لیے بھیچہ دیتے۔ لیکن یہ غرض تو چاہتی نہیں  
 کہ میں کسی اساتذہ بڑے کو نارا کرانی یا کھنکھن  
 شام میں جب وہ اس کے لفظ کی بھی "سیرا" لے لے  
 مخصوص اساتذہ میں آپیں غصے ہوتے تھے۔  
 "تم بھی ہاں میرا" غویٰ جس میں ہے۔ یہ تو میں ہوں  
 جسے تمہاری بات کا نام نہ ہونے کوئی اور ہو تو میری لکھ  
 کرنے لگے۔  
 "تو میرا بھی جی تمہاری فطرت کا نام نہ ہونے جب  
 تمہارے سامنے ایسا مذاق کرتی ہوں۔" سیرا اطمینان  
 سے بولی تو فنی اس کے شانے پر ایک دھپ رسید کرتی  
 اس سے لکل لکی۔  
 اس سے پہلے کہ فنی فضا کی تانی ہوئی تو کچھ اس مطابق  
 ایسے اس شخص کرنے میں اسے غویٰ مشکل پیش کی  
 جی پناچہ پیٹہ۔ جسے میں تھوڑے سا خیر ہوئی۔  
 "شیاہ" جسے آپ کے بارے میں انعام کر دیا تھا  
 آپ ایک ایسا کر کہ جسے اسے مستعدی استوری کی مرقہ کے  
 بارے میں اسے مسکن کیا۔  
 فنی میں سے بھی وہ جو کھڑا مٹا جائے اس سے  
 بات نہایت کھینچے گا۔ آخر میں کوئی وضاحت طلب بات  
 ہوئی تو فنی جواب دہی کے لیے حاضر ہوں گا۔  
 سلاخ کے مراحل سے زور کہ حسین نے اس سے یہ  
 چند شے لے کر پھر غویٰ نے دیکھا کہ وہ پورے آناک  
 سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔  
 "آپ کا اس ڈرامے میں کیا ریل ہے؟" ایک مشہور  
 اداکار نے اس سے اپنے سوالات کا آغاز کیا۔  
 "میں اس ڈرامے میں ایک مل کھاس جلی کی لڑکی کا  
 کردار ادا کر رہی ہوں جسے معاشرے میں مختلف قسم کے  
 دلوں کی بھی دور مسائل کا سامنا ہے۔" اس نے جواب دیا۔

معمولی ہی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حسین جیور کا  
 بہم اور اس کے مختلف ہے۔ وہ نہیں بیان کرنا چاہتا۔  
 "اے۔" یہ جگہ وہ تیار ہے جو اعلیٰ کی حفاظت ہے۔  
 غویٰ نے اسے پیٹ پر مودو تھوڑے لوگوں سے بات کی اسے  
 اس طرح کی آراستہ کو پیش کی جگہ کہ ترشہ سے کمانے  
 لی گئی ہیں۔ بھیر چال کا شکار ہو رہے ہیں۔ لیکن اگلے  
 سوارے کے ساتھ اچھا کام کرنے میں وہ زیادہ خوش تھے۔  
 غویٰ نے دیکھا تھا کہ ڈرامے کی لکھی (اداری کا معیار  
 منظر پر سب کی صورت خود تھا۔ پیٹہ اس کے بعد اپنی لکھی  
 کی بنائیں بھی حسین جیور کو بھیج کر اپنے کیا تھا۔  
 "آپ ڈرامے میں آپ سے بہت سواہت کرنا چاہتا۔  
 کی حسین صاحب" بہت سواہت مختلف فنکاروں  
 کے ساتھ گفت و شنید میں گزار کر وہ حسین کے پاس بھی  
 آئی۔  
 "ضرور" لیکن غویٰ اور رک جائیں۔ وہ ایک آپ  
 کر دیا تھا۔ غویٰ نے بہت غصہ کیا۔ لڑائی۔ یہ واقع  
 پر گھڑا والی وقت کرنے کے ساتھ ساتھ سینہ پر ہوا  
 صبر کا بھی ہوا جلی جلی آئینس اپنے اپنے سامنے کا کام  
 زنا کر دیا ہونے کے دور اپاں ہوا وہ تو نہ کھینچ لکھی  
 اساتذہ اور ایسا ہوا کہ وہ نہ کہنے لگے۔  
 "ادار" کہ آپ کو لوگوں میں پڑا ہوں۔" حسین  
 جیور نے اس کی پریشانی کو بہت اچھا قرار دیا کہ وہ بھی  
 ہوا تھا۔  
 "میں جو کچھ پر پڑا ہوں اسے میں پوچھ لکھو گا۔  
 میری قیام سے بات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے روایت دے  
 جی کہ آپ کو کھڑا پ کھڑا رہیں۔ یہ ہے کہ میں ہوں  
 راستہ ایسی ہے۔  
 وہ ضیاء اور اساتذہ کے چند قابل اعتماد افراد کے سوا کسی  
 نہ کسی کے ساتھ نہیں جی جی اس لیے خود اس کا سماج  
 لی لیکن شیاہ کے سینہ پر انکار کرنے کا مطلب تھا کہ وہ  
 بھی اس پر اعتبار کر سکتی ہے۔  
 "کب تک میرے کچھ مٹی دی کی طرف کیے آگے؟"  
 اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر اپنا اداکارانہ کرنے  
 میں غویٰ کو کچھ نہ گئے کہ وہ پھر وہ اپنے اصل مقصد کی  
 طرف آئی تھی۔  
 "ایک دو میں بہت سوچ بھیج کر آیا ہوں۔ اصل میں  
 حیران کام ہو چکا ہے۔ جو کچھ بھی نہیں آنا آپ کہ

لیجی وین آج ہر گھر میں مودو ہے۔ کسی کو نہ کھارے  
 میں پیٹہ کر کھا کر شے کی زرا پیل پر لکھتے پتہ ہوں کے  
 ساتھ تقریریں کرنے سے مسائل کی میں نہیں لکھتے اس  
 کے لیے کسی مضبوط ذریعہ افلاح کی ضرورت ہے اور آج  
 کل کی وی سے بڑھ کر افلاح کا پاور مل میٹھ کوئی دوسرا  
 نہیں۔  
 "تو کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ کا زور مسائل کو حل  
 کرنے کا اس کے نہیں کی جی۔  
 "یہاں مرحلہ تو مسئلے کے ادراک کا ہے۔ ہمارے  
 لوگ تو یہ ہیں کہ مسائل کے حل کے ایسی کی شے کے مسائل  
 رو چنی ہیں۔ مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ پیٹہ کے ہاں  
 شوڈو جیور دیکھ کر غیر اہم جان کر لوگ صرف اور صرف  
 اعتراض بدست میں مصروف ہیں۔ ایسے میں زور دینا یہ وہ  
 واحد اور بچہ ہو جاتا ہے جس کے ذریعے ایک شخص کو  
 اپنے مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن کریں سب  
 لوگ مسائل کو کھینچ لکھتے ہیں کہ ان کے حل کے بارے  
 میں بھی کوئی ہوں گے۔ میں جانتا ہوں میں اپنے کام کے  
 ذریعے معاشرے میں کوئی انقلاب چاہتی ہوں کہ لیکن  
 پھر بھی لوگوں میں احساس دیکھنے کی کوشش کوئی جا سکتی  
 ہے۔  
 اس وقت کہ گاڑی کی طرح اس کا بھی بہت ہوا اور  
 تھرا ہوا تھا۔ ہاتھ میں غویٰ کو اس کے لیے کی کھیر  
 نے اپنے حصار میں لینا شروع کر دیا اور ان دونوں کے  
 درمیان ایک چپ کی ہوا چاٹ لے گئی۔  
 "آپ کی سہیلی میں آپ"۔ غویٰ نے اس کی حالت  
 میں حسین جیور کے سامنے راڈ ڈائی۔  
 "انور کھلی بہت بہتر تو خیر گئے ہیں اس کے لیکن  
 مصطفیٰ وہ اب بھی ذریعہ ہے۔ انور تھا کہ ہونے میں  
 ڈر جاتی ہے۔ یوں چلی جی بہت کم کر دی ہے۔ سب کے  
 درمیان پیٹہ اور بات کرنے سے بھرانے کی ہے۔  
 غویٰ نے ان کو سے تپا۔  
 "ظاہر ہے جو کچھ اس پر چاہے اسے بھلانے میں وقت  
 تو لگے گا۔" حسین نے مختصر "سیرو کیا۔  
 "میری کچھ میں نہیں آگیا کہ انارے معاشرے میں  
 عورت کی کچھ بند ہو گا کہ وہ مرہاں کی بہت  
 کاٹا۔ غویٰ نے سہیلی۔ غویٰ کو سارا وقت کہ لوگوں کو  
 دھندلوا جی خود اپنے اندر کے کھسے بیان کرنے کی۔

"حسین دیکھ لی بیل پرواز میں کر رہا ہے۔"  
 "یقیناً کھڑا اور ڈریشن میں ہی لگائی ہوئی۔" ضیاء  
 کی افلاح اس سے انور لگا۔  
 "تف کو اس" کسی دوسرے کے آئینے پر اس نے  
 بھی کھم نہیں کیا۔" ضیاء نے اس کے اندازے کی  
 تصدیق کی۔  
 "آج اس کے ڈرامے کی شوٹنگ ہے۔ میں چاہتا ہوں  
 کہ تم سیٹ پر بھی ہوتے۔ وہاں سے لکھنے کے ساتھ ساتھ زور  
 سیرل کے بارے میں انعام دینے سے لگتا۔  
 ضیاء کو یاد ہے اس نے لکھتے میں سلاخ دیا۔ اب اکثر  
 جگہ وہ ضیاء کے پیچھے بھی جاتے تھے۔ یہ وہ وقت میں  
 انعام دیا ہوا تھا اور اس کے قدم اس کی فیلڈ میں بیٹے  
 جا رہے تھے۔ ایڈیٹ ہاؤس میں ہر کام میں ضیاء اس  
 سمیت کسی بھی غافانہ سماجی کو تھا نہیں بیٹھا تھا۔ عموماً وہ  
 خود کو کوئی دور مسائل پر جڑا ہوا کام کو کرتا تھا۔  
 "ابا جادی ہو تو ذرا کچھ حیران ہو کر میرا حال دل سنا  
 دتا۔ تم کت جتنا جلد سے کہتا ہو کھاسے اس سے  
 یہ تمہاری۔" غویٰ صاحب تمام کلام میں جگہ لگتا تھا کہ جس

"میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ اس وقت اپنی پچھل کس  
 کے ساتھ مودو ہیں۔ آج کل کے ٹیڑھے کے مطابق نہ  
 ہماری طرح تو زور میں ہیں تو کچھ ایسا چہرے اور تونہ  
 اس طرح آج کل ٹھیک تھا کہ ہم کا ایک باہر ہر کام  
 دل کرنے والی اداکارہ کا کیا جا رہا ہے۔ تو آپ کو یہ سب  
 عجیب نہیں لگتا۔" وہ  
 "میں" جگہ لکھتے تو غویٰ ہوری ہے کہ مجھے کہہ کر  
 اس کی زبان کے مطابق کرنے کا موقع نہ رہا ہے۔ کوئی

وہ ضیاء اور اساتذہ کے چند قابل اعتماد افراد کے سوا کسی  
 نہ کسی کے ساتھ نہیں جی جی اس لیے خود اس کا سماج  
 لی لیکن شیاہ کے سینہ پر انکار کرنے کا مطلب تھا کہ وہ  
 بھی اس پر اعتبار کر سکتی ہے۔  
 "کب تک میرے کچھ مٹی دی کی طرف کیے آگے؟"  
 اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر اپنا اداکارانہ کرنے  
 میں غویٰ کو کچھ نہ گئے کہ وہ پھر وہ اپنے اصل مقصد کی  
 طرف آئی تھی۔  
 "ایک دو میں بہت سوچ بھیج کر آیا ہوں۔ اصل میں  
 حیران کام ہو چکا ہے۔ جو کچھ بھی نہیں آنا آپ کہ

لیجی وین آج ہر گھر میں مودو ہے۔ کسی کو نہ کھارے  
 میں پیٹہ کر کھا کر شے کی زرا پیل پر لکھتے پتہ ہوں کے  
 ساتھ تقریریں کرنے سے مسائل کی میں نہیں لکھتے اس  
 کے لیے کسی مضبوط ذریعہ افلاح کی ضرورت ہے اور آج  
 کل کی وی سے بڑھ کر افلاح کا پاور مل میٹھ کوئی دوسرا  
 نہیں۔  
 "تو کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ کا زور مسائل کو حل  
 کرنے کا اس کے نہیں کی جی۔  
 "یہاں مرحلہ تو مسئلے کے ادراک کا ہے۔ ہمارے  
 لوگ تو یہ ہیں کہ مسائل کے حل کے ایسی کی شے کے مسائل  
 رو چنی ہیں۔ مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ پیٹہ کے ہاں  
 شوڈو جیور دیکھ کر غیر اہم جان کر لوگ صرف اور صرف  
 اعتراض بدست میں مصروف ہیں۔ ایسے میں زور دینا یہ وہ  
 واحد اور بچہ ہو جاتا ہے جس کے ذریعے ایک شخص کو  
 اپنے مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن کریں سب  
 لوگ مسائل کو کھینچ لکھتے ہیں کہ ان کے حل کے بارے  
 میں بھی کوئی ہوں گے۔ میں جانتا ہوں میں اپنے کام کے  
 ذریعے معاشرے میں کوئی انقلاب چاہتی ہوں کہ لیکن  
 پھر بھی لوگوں میں احساس دیکھنے کی کوشش کوئی جا سکتی  
 ہے۔  
 اس وقت کہ گاڑی کی طرح اس کا بھی بہت ہوا اور  
 تھرا ہوا تھا۔ ہاتھ میں غویٰ کو اس کے لیے کی کھیر  
 نے اپنے حصار میں لینا شروع کر دیا اور ان دونوں کے  
 درمیان ایک چپ کی ہوا چاٹ لے گئی۔  
 "آپ کی سہیلی میں آپ"۔ غویٰ نے اس کی حالت  
 میں حسین جیور کے سامنے راڈ ڈائی۔  
 "انور کھلی بہت بہتر تو خیر گئے ہیں اس کے لیکن  
 مصطفیٰ وہ اب بھی ذریعہ ہے۔ انور تھا کہ ہونے میں  
 ڈر جاتی ہے۔ یوں چلی جی بہت کم کر دی ہے۔ سب کے  
 درمیان پیٹہ اور بات کرنے سے بھرانے کی ہے۔  
 غویٰ نے ان کو سے تپا۔  
 "ظاہر ہے جو کچھ اس پر چاہے اسے بھلانے میں وقت  
 تو لگے گا۔" حسین نے مختصر "سیرو کیا۔  
 "میری کچھ میں نہیں آگیا کہ انارے معاشرے میں  
 عورت کی کچھ بند ہو گا کہ وہ مرہاں کی بہت  
 کاٹا۔ غویٰ نے سہیلی۔ غویٰ کو سارا وقت کہ لوگوں کو  
 دھندلوا جی خود اپنے اندر کے کھسے بیان کرنے کی۔



"کیا یہ بات غوثی نہیں ہے؟ یہ جملہ بات سنا ہے کہ غوث پر کلام کار و موافقہ میں لیکن مجھے لگتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں غوث اور غوثوں کو علم کا شکار ہیں۔ اگر غوث پر تعجب ہے تو "اے جانے" مارنے کے لئے قتل کرنے کی حکمت ہو جس تو موافق سا محفوظ ہے، روایت غوث اور کئی کئی اور اذیت کا کار و موافق خود شکار کیا، دونوں اس کی زندگی چاہ کر دیتے ہیں۔ ہمارا اصل مسئلہ مریدانہ غوث نہیں "شکرانہ" ہے انسان اور تربیت کے مراحل سے گزرنے بغیر وہ جتنی غوثیوں کی طرح اس معاشرے میں پھیلے جا رہے ہیں۔ اور موقع ملے تو ایک دوسرے کو چبھا دیتے ہیں اس انسان کو ہر مذہب اور قوم سے بالا تر ہو کر "احسان" کی دولت کی ضرورت ہے۔ اگر انسان کے اندر کی کائناتی اور احساس پیدا ہو جائیں تو وہ بھی وہ سب نہ کرے جس نے ہمارے معاشرے کو ہم آہنگ کا کار و موافق بنایا ہے۔

"تپ کی سوچ بہت اچھی ہے۔" غوثی نے متاثر ہو کر کہا۔

"جی! لیکن بھی نہیں مجھے لگتا ہے میں جس دنیا کے خواب دیکھتا ہوں وہ اس میرے تصور میں ہی آباد ہو سکتی ہے۔" وہ لہجے سے مسکرایا۔

"اگلی تصویر اپنی دیا کو قائم کرنا چاہے آپ کے سر میں نہ ہو مگر اس کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنا تو آپ کے سر میں ہے۔"

"غوثی نے اسے لپٹ لیا۔

"یہ تو ہے۔" وہ کل کر مسکرایا اور گاڑی اس کے گھر کے گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دی۔

"آپ کے کتے کے بھونکنے کی گواہ آ رہی ہے۔"

گاڑی سے اترتے غوثی نے بھول بھول کی گواہ اس سر کر کہا۔

"تو وہ میری گاڑی کی گواہ بناتا ہے۔" اس کے لب خفیف سا مسکراتے بغیر اسے اپنی اور غوثی کی پہلی ملاقات یاد آئی۔



"غوثی زبلاں کی کہیں بھی مٹی ہو۔ وہاں ہاں ہوتا۔" مسرتی آئی اور چھوڑ دیا وہ آئے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ جا کر بیٹھ کر طبیعت میں جانے لگی۔ "یہ چکرے استری کرنے کے اور اسے نہ کرے میں کئی تھی۔" وہ پھر پھر چاہ اپنی

تجلیوں پر نگاہ جمائے بغیر غوثی کو دیکھ کر اس کے قریب پہنچی آئی۔

"میرا دل نہیں چاہتا کہ آج میں ٹھیک ہوں۔"

غوثی کے اندر اسے گریز نہیں تھا۔

"زندگی اس طرح تو نہیں گزر سکتی چاہو اسے نہ کر اور چھپ کر بھریم کسی سے بچھری ہیں؟ آخر تم نے کیا ہی کیا ہے جو تم کو اس کا سامنا نہیں کر سکتیں۔" غوثی نے اسے دیکھا۔

"جیسے غوثی گھر سے باہر آئی تھی وہ وقت تو تھا یہ کام کرنا رہتی تھی۔ یہاں کا کام اس کے اپنے گھر کی نسبت کئی بار زیادہ اور زیادہ کر کے شہر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن غوثی نے غوثی کی ذاتی حالت کے پیش نظر اسے بیٹھ کر سر میں دیکھنے کے بجائے اسے چاروں طرف دیکھا اور کہا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا لیکن ہر کسی مجھے لگتا ہے کہ غوثی کی نگاہیں مجھے ہر دم قرار دے رہی ہوں۔ میرے اندر کسی کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔" غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

ملائے کی وجہ سے ضائع کر رہی تھی وہ مسکراتی رہی زندگی کو نہیں دیکھتا تھا۔

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"

"میں اس کو تو نہیں دیکھتا تھا۔"



"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

"غوثی نے دیکھا کہ غوثی نے اپنے دل پر ہاتھ پڑھائی۔

"غوثی کو کچھ بھی اس سے کہنا۔"

ایک خاتون بوقت پاسپل پہنچنے کی وجہ سے یقیناً وہ سبیل جائیں گے۔ جواب فونی کے بجائے حسین نے دیا تھا۔

"حق یہ کہ حسین ابھی نے اسی لیے جس کال کی تھی کہ وقت ضائع نہ ہوئے پائے۔" خیام نے مہنویت سے کہا۔

"تھیکس کی کوئی بات ہی نہیں ہوئی ہوئے کی وجہ سے یہ فرض تھا۔ بلکہ خود فونی کو چاہیے تھا کہ تمہارے بیان سے کچھ بھی نہ کہیں۔" اس نے کچھ نظراس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "زادہ سے کہنے کے لیے اسے آسودہ کر دی تھی۔ یقیناً خیام کی آمد اور حسین کے امیدواروں نے اسے قدرے مطمئن دیا تھا۔

"میں انکار سے مل کر آیا ہوں۔" بچوں کی خاموشی سے کہہ کر اور غریباؤ کو کھرا ہوا۔

"میں نے خیام سے بیحد آپ کی جنت اور خوشی کی تعریف کی ہے۔ لیکن مجھ اطفال کے کہ میں نے آپ کو آکڑاں کے کہیں بیٹا ہے۔" بچہ قدرے فاسطے سے جیسی طرف دیکھتے اس نے کہا۔

"میں بہت عام سی لڑکی ہوں۔ میں نے کبھی بھاری لڑکی دعوامیں کیا۔ لیکن میں حالات سے لڑنے کی کوشش کرتی ہوں۔ صرف اور صرف اپنے کو والوں کی خاطر اور بہانہ دینا ہوں۔ میری عزت یا جان فخر سے میں کھلی ہے تو مجھے براہ راست نہیں ہوگا۔" اس نے بہت سادگی سے اپنی بچوری بیان کی۔

"حسین خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔ وہ لڑکی باتوں کی انگلیاں آپس میں پٹسٹر کر فونی پر دنگے دے یقیناً زہر آب دھو لیں مصروف تھی۔

"میری بات ہوئی ہے۔ انکار نہ دے جس کے آپ اب خطرے سے بہرہ ہیں۔" فونی نے دیر میں خیام والیں کوٹ آیا۔

"حسین دانا اب تم کھر جائے مجھے معلوم ہے کہ آج کل تمہارے بڑی دور ہو۔" چاکر فونی پر رست کر دیا۔ یہ اس میں مودت ہوئی۔ لیکن سبیل اور خوش و خرم کو کل کر کے بالکل "خیام" نے اسرار کیا تو وہ کھڑا ہوا۔

"بہت جی ضرورت ہے مجھے کہ لڑکائی کسی گفتگو کی ضرورت نہیں۔"

خیام سے ہاتھ ملاتے اس نے زور سے کر کہا اور وہ اپنی

کے لیے مزید کھربا ہونے کی بجائے جیسی کوئی نہ ہوا نہ ہونے کے باوجود بہت خاص شخص تھا۔ اس کے تصور کے پردے پر لڑائی اس کے ساتھ ساتھ تھی۔

\* \* \*

"یہ لہجہ آج سے تم کا ذی کی مالک ہو گیا۔" خیام نے اسے چلی چلتی وہ خوش ہو گئی۔

"جی نہیں یہ خیام ہے۔" لیکن آپ کا گڑی کا کرس کی کیا۔ آپ کو ذرا نیو تک تو کیا نہیں۔" بی نے مزاح سے کہا۔

"کا گڑی سے تو ذرا نیو تک بھی سیکھ لیں۔" جس دن اسے اپنا کورٹنگ لپکا ہوا تھا اس پر اپنی دانی کا گڑی لینے کی دمن سوار ہو گئی تھی۔ اور آخر کار فونی پورے بعد کے بیکٹر پندرہ ایک تاش غریبہ میں کھایا ہو گئی تھی۔

"اچھا میں تو چاہے۔ آج سوچا تو شکر ہے پائے کا وعدہ تھا۔ یہ حد سے اسے نام نہیں ہے۔" خیام ان باتوں کو سن چھوڑ کر چلا گیا۔

"آئی اے آپ کی گاڑی میں خوب کھیں گے۔ یہ آپ جلدی سے ذرا نیو تک سیکھ لیں۔" منی نے فراموشی پر گرام شروع کیا۔

"میں اس سے کئی کو تلی دی لیکن خیام کے ان کے میں بھی یہ مسئلہ تھا۔ اسے ذرا نیو تک سمجھنے کے لیے کہا کرنا چاہیے۔" اپنی جاب کی نوعیت کی وجہ سے یہ شخص خاص فائن میں لڑائی نیو تک مشیت سے وہاں کرنا بھی ممکن نہیں تھا۔ باقی اس کی سوچ چاہیں تو شادی کے آمد نے فانی اور خیام کے لیے پاسپل سے کہ شہت ہوئے تو روانہ ہو گئی۔ لیکن ان کی خیریت معلوم کرنے آیا چاہا تھا۔

"مبارک ہو بیٹی گاڑی لے لی۔" نوشابہ نے گلے ملنے اسے مبارکباد دی۔

"شیک ہے۔" فونی بھی مسکرائی۔

"ایسا جان اس کی بات کی پیش ہے آپ کو کیا نام ہو گا۔" فونی نے شادی ہو گئی ہے۔ فونی کے لیے نے سنا ہے۔ پھر سے کس کا رشتہ ہو گا۔ فونی کی خوش ترقی کر رہی ہے۔ اب آپ کو خوش ہونا چاہیے اور آپ ہیں کہ بہتر سبیل کر بیٹھ گئے۔" فونی نے دیر میں خیام کے سامنے جیسی کہ رہی تھی۔

"یہ تو تم لپک کر رہی ہو بیٹا۔ لیکن میں دل ہی کچھ کھڑا ہو گیا ہے۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

"ہاں کو فونی نے آواز دی کہیں۔" ہرچیز خوش و خرم تھا ہو جانے کی۔ جس لڑکے نے اب تک ساتھ دیا ہے۔ آگے بھی اچھا لکھ کر کہا ہے گا۔"

شادی کے بعد نوشابہ میں واضح تبدیلی آئی تھی۔ فونی نے اس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی باتیں کرنا دیکھ کر محسوس کر رہی تھی۔

"سنا ہے عباس نے اپنی بیوی کو خالق سے دی۔" اس سے فانی کو اس کے فونی کو سرگرمی میں تھاپا۔

"یہ تو بہت برا ہو گا۔ پیچیدہ میں چار سیکلے آتی تھیں۔ لیکن انہوں نے اپنی کوئی بات نہیں کہی۔" فونی کو حیرت کے ساتھ فالوس بھی تھا۔

"ہو سکتا ہے اپنی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے اسے اتنا بھلا بھی اس نے کو اتنا نہ کیا تھا۔"

"تہا! حسین بھلا اور ان کے چہرے میں آگے ہیں آپ کو دیکھتے۔" فانی نے فانی میں ذرا شک و دمن میں بھٹوایا ہے۔ فونی نے ان کے فانی کو موضوع گفتگو کیا۔

"میں میں نے آؤ فانی اپنا ذرا رنگ و روٹ نہ لیں پائے۔"

اس نے کمرے میں کچھ پیش کا تہہ لگا کر فونی کو بلا دیا۔

"اور ابھی میں چلتی ہوں۔" میرے میاں صاحب نے جلدی دلائیں لے کر تہہ لگا دیا تھا۔" نوشابہ جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

"رنگ باؤں رات کا کھانا کھا کر چائے۔" فانی نے چائے کے رنگ مڑا دیے۔

"میں بھی چائے کا موصوف کا۔" وہ ایک ہی لڑکے کو بارہا دیکھ کر اس کا موصوف کا کہہ رہی تھی۔

"میں میں بھی۔" فانی نے میاں کی ناؤ مڑا دی تھی اس کے مزاج کی تبدیلی کا شہادت تھی۔

"اسلام شیک۔" فونی کو نوشابہ کے بارے میں زیادہ سوچنے کا موقع نہیں ملا۔ حسین اپنے والدین کے ساتھ وہاں پہنچا تھا۔

"میں اور بیٹی آج ادھر ہی لاؤر سے یہاں بیٹھے ہیں۔" فانی نے فانی کی خرابی کا بیان تو آپ کی مڑا دی تھی اس کے لیے بے آگے۔" فانی نے حسین سے بتایا۔

"بہت نیک اور بھر دار ہے آپ کا بیٹا۔" بیٹا ساتھ دیا

اس نے میری بھاری پیش۔" اس نے حسین کے والد سے ہاتھ ملاتے ہوئے اس کی طرحیں کرنے لگے۔

"یہ تو اس کا فرض تھا۔ وہ میں نے بے حقیق ہوتے ہیں۔ اگر یہ کبھی کوئی گسے تو مجھے اطلاع دے دیجئے گا۔" کان پلا کر سیدھا کر دیں گے۔" حسین کے والد کے لیے جس بیٹے کے لیے محسوس کیا ہے والدین تھا۔

\* \* \*

"اچھا ذرا نیو تک کے لیے سب سے ضروری چیز اچھا ہے۔ اگر آپ میں خوشحال ہیں تو سب سے صرف اپنی بلکہ وہ سوائے زندگی بھی خیر سے میں ڈال رہے ہیں۔" حسین نے فونی کو گاڑی کھانے کی بھڑکی تھی اس نے قدرے بچائی ہوئے کھانے کو قبول کر لی تھی۔

فونی نے دیکھتے تو زور دے دیتے اس کی طبیعت کی۔

"اس دن میں نے فانی کے لیے ایک کھانا آپ کو ایک کھانا لے گیا تھا۔" فانی نے فانی کے وقت خالی اٹھیں پر گاڑی کر کے لگی تھی۔

"میں صبح کے وقت خالی اٹھیں پر گاڑی چلائی تھی۔ اس دن لگا تھا کہ آج جون ہی اس نے اپنی اسٹریٹ سے گاڑی لگائی مہمانی ہے ایک۔ وہ دوسری گاڑی چلی۔ فونی اس پر بیٹھیں پر کھڑا کرنا چاہتا تھا۔ فانی نے اسے فانی کے ساتھ دے دیا تھا۔

"میں اس وقت ذرا نیو تک نہیں کوئی دیکھی۔" وہ بے بسی سے بولی تو حسین خاموشی سے اپنی سائیکل کا روٹو کوٹھل کر ذرا نیو تک سیت کی طرف آیا۔

فونی نے بارہواں بیٹھ کر مسک کر اس کے لیے جگہ بنائی۔

"آپ کو بھی سیدہ بد عشق ہے۔ بڑے بڑے بوجہ اپنے بازو کھینچ کر لگائے۔" فانی نے اس کی لڑکیوں اس قسم سے تعلق نہیں رکھتے جو مردانہ پر کلمہ کر لڑکی ہیں۔" اس وقت سوٹ میں تھوڑی دیر پہلے کر لڑنے والا تھا کہ اس کا بوجھ کچھ سیدہ بد عشق ہے۔

"میں جانتی ہوں کہ میں لڑکیوں اس قسم سے تعلق نہیں رکھتی اور نہ مجھے دیکھنا سہانے کا عشق ہے۔ لیکن میرا ذہن میری بچوری ہے۔" فانی کی کہنے پہ ہنسن کو جس عرصہ خوف کا احساس دے رہا ہے۔ میں اس کے کچھ کران کا خوف لگائی ہوئی ہوں۔" فانی نے کچھ لگائی وہ شخص اسے اندر کے احساسات بکھر کر لگائی تھی۔

"میری خیال میں ہے آپ کو بہت ملے گا۔" وہ گاڑی اسے کھر کے قریب لپکا تھا۔ گیسٹر پر گھرے ڈیڑھ صاف







"میں جانتی ہوں کہ تھری انجکشن دیتے ہو جانے  
 ہیں شادی چند سالوں بعد تمہاری اور بدلتی ہے کسی لائق  
 ہونے کے بعد ہو۔" فیما کے کمرے کے سامنے ہم ماریک  
 اسٹریٹ پر چلتے ہیں۔ "فیما کے کمرے کے سامنے ہم ماریک  
 اسٹریٹ پر چلتے ہیں۔" "میں تو سمجھا کرتی تھی کہ تم میری جیسی ہو  
 لیکن تم میری تو ویسی پیٹے والی ضد ہے۔" "میں نے  
 ناگواری سے کہہ۔  
 "یہ ضد نہیں ہے مجھے ناگواری ہے۔ ایک بار کیا کچھ  
 کریں گے اور اب ہارٹ ایک کے بعد تو آئیں کسی  
 سارے کے بعد زیادہ ضرورت ہے۔" اس نے اپنا ہاتھ  
 معدلات پر رکھا۔  
 "میں سارے مسائل سے میرا کوئی تعلق نہیں۔"  
 "میں نے رکھائی سے جواب دیا۔  
 "میں جلد از جلد تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ سب کچھ  
 سے تمہارے بغیر نہیں رہا جا سکے گا۔" اس کا فیصلہ بہت جلدی  
 تھا۔  
 "یہ کیسی محبت ہے مجھے! جو تمہیں قربانی کا درس  
 نہیں دیتا۔"  
 "میری محبت تو مجھے میری ہی دوس نہیں دیتی۔" اس  
 نے یکدم میری فونٹی کا ہونڈ پکڑ لیا۔  
 "یہ پکڑتی ہے کہ مجھے۔" وہ بچی ہم ماریک سڑک  
 جس پر چلتے ہوئے دوسرے گلی اور دفن آگے تھے اور ہمیں  
 کے چور سے سارے سے۔  
 "یہ کیا ہے میری کہ میں نے تمہیں یہاں تک لایا ہوں  
 فونٹی نصیر! جب تم اس پہنچنے کے لئے لوگوں کو پھر کون ہو گا  
 جو تمہاری پیار سنانی پر نہیں کہے۔ اور پھر یہاں جان کے  
 پاس میرے لئے یہاں کسے کے ساتھ کیا چاہتے ہو گا۔"  
 "مگر تمہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے! ہمارے پیٹے کی  
 راضی ہیں۔" فونٹی کی جملہ پر اس نے ایک زوردار اٹھتہ  
 لگایا۔  
 "تمہاری بیٹی لا ملٹی تو تمہیں ملائی فونٹی نصیر! اسنو  
 یہاں جان بھی صاف انکار کر رہے ہیں۔ اسی نے بتایا ہے  
 کہ تمہارا کسی اور دوسری جگہ سے بہت اچھا رشتہ آیا ہو گا  
 ہے۔ لیکن وہاں سے میرا زور دینے کے پھر نہیں کچھ  
 نہیں نکال رہے۔" وہ کون سے اٹھتہ لگ رہا تھا۔ فونٹی کا  
 سر ہٹا رہا تھا۔

"میرا رشتہ! وہاں کو کہاں۔" میرا لے کے لئے  
 نکل کر اسے اپنی آواز پر نہیں احساس ہو تو چلائی۔  
 "یہ تو خیر تمہیں نہیں بلکہ میں سوچ رہا ہوں۔" تمہارا  
 علیہ تھا اور سارے خراب کمرے ہاں ہاں کوئی کاٹک  
 نہیں بدل چکے۔ "وہاں کی طرف یہ حوا کا ایک زوردار  
 دھکے سے اس کو کھینچا۔  
 "تم کیا اس کے باہر کاڑھتے ہو؟ جوہر! وہ دھکے  
 انداز کے لئے آگے تھے۔ "تمہارے موبو کو کس کو دے  
 کر مجھے جھٹکا تھا۔  
 "دوست! تمہارا کیا کرتے۔ اور مزید تمہاری اطلاع  
 کے لئے عرض کروں کہ یہ انداز میں نے ماریک زندگی  
 کے لئے اٹھنے کا فیصلہ کیا ہے۔" اس کے ہاتھ  
 دوش پر جھک کر فونٹی کو اس کے کماؤ پر لگا رہا۔  
 دار فہر کو مجھے اس کی ہول میں ماریک۔  
 "تو اس میں پھونڈوں کا نہیں۔ فونٹی صرف میری  
 ہے۔" "میں کرنا ہوتے چلتا۔" "اسی نے بھی میرے  
 ساتھ کرنا کیا جس کے لئے ہاں گواہی تو میرے لئے  
 نہیں کہ اسکی نہیں۔"  
 "میں تمہیں اس لائق میں پھونڈوں کا کمرہ تمہارے  
 فونٹی کا ہم بھی لے سکے۔" اس نے مجھے کماؤ کی  
 رکھ لیا تھا۔  
 "نہی کریں حسین۔" فونٹی نے یکدم میں اس کے ہاتھ  
 پر ہاتھ رکھتے ہوئے پھر وہ یکدم میں رک گیا۔  
 "تمہیں کس نے کہا تھا کہ اس وقت اس باہل کے ہاتھ  
 باہر آئے کہ۔" فونٹی کے ساتھ وہاں کے لئے کہ تم اٹھتے  
 اس نے اسے کہا۔  
 "میری لا ملٹی کا فائدہ اٹھا کر۔" وہ مجھے یہاں تک لایا  
 تھا۔ "فونٹی اسے نصیر! تمہیں بتائی۔  
 "مگر یہ تو میری ہے تمہیں اس کے ساتھ ہاں ہاں ہاں  
 دیکھ لیا تو مجھے اٹھنے سے دوسری۔ ورنہ یہ اپنی عرض نہیں  
 اپنے عوام میں نہیں بنائی کا تھا۔"  
 "میں یہ پھر وہاں مجھے تنگ کرنے کو خوش نہ  
 رہے۔" فونٹی کو خوف محسوس ہوا۔  
 "اتھو۔" فونٹی طرف دیکھ کر جرات بھی نہیں  
 کر کے کہہ۔ "صرف اس طرف دیکھ کر میرا ہوا تھا کہ جس  
 کھتا تھا۔ لیکن آج کے بعد میں تمہارے ساتھ ہوں اور

راستے میرے آگے میں نے نہیں سدھارنا گاؤں میں  
 نے اپنی لٹکائی کا کماؤ پر پھونڈوں کا۔"  
 "حسین! اسے وہاں کا اٹھارہ کرنا تھا۔ فونٹی نے اٹھ کر  
 کی کی طرف دیکھا۔ وہی فونٹی پر پٹے اس نے مجھے  
 کی ایک ہی کی کوئی بات کی تھی۔ "حسین کے کمرے میں اس  
 کی مٹکی کی تیار کی۔ "وہ اس کے اپنے کمرے میں پیاسی  
 اور رفت کرنا ہواں کا کمرہ رو رہی بات کچھ کچھ مجھ میں  
 کے لئے کچھ دیا وہی ہوئی تھی۔  
 "فونٹی کی طرح انھیں دیکھنے کے لئے مجھے  
 شہانے کی پریش کر۔ دیکھتے دیکھتے کھنکی کے بجائے  
 ہواؤں کا فائدہ ہو رہا ہے۔"  
 "ایک لٹکائی اتارنا چاہئے سب کچھ ہو سکتا ہے۔"  
 "وہ کچھ بھی بات ہے کہ میں کھنکی میں اپنی فونٹی  
 میں فونٹی فونٹی کا باہل کا قتل نہیں۔" وہ اپنے  
 اور ایک کان کا فیصلہ کیا ہے۔ "وہ مجھے اس سے کھنکی نہ  
 ہونے کی وجہ پر پھر دیکھ رہی تھی۔ جو وہ اسے کھنکی کے اسباب  
 بنا رہا تھا۔  
 "مجھے یہ کسی نے اپنی بی بی کا کمرہ میں کیا۔"  
 اسے عہدہ ہوا۔  
 "تو تم نے فونٹی کو فیصلہ کا حق کیا کہ وہ اپنے باہل  
 انداز کرنا چاہتی۔"  
 "مجھے یہ بات نہیں کرا لیا۔" اس نے اپنا ہاتھ  
 اور کمرہ پھونڈا۔  
 "میں تمہارے خیال میں اپنا تمہارے مجھے اس کو اٹھانے  
 کے لئے کہہ کر بیٹھے تھے۔ مگر میں فونٹی کے اٹھانے  
 صرف تمہاری رائے جانا چاہتی تھی اس کے نہیں کہ  
 اس میں تمہاری کماؤ کا تھا۔ لیکن اس کے کہہ کر میں اپنی  
 سب فونٹی میں مٹھ کر انداز دیکھ رہی ہیں۔ لیکن اس میں  
 کیا معلوم کہ ان کی سب سے اتنی میں میرے پندرہ تھے  
 والے ہے۔  
 "فونٹی کریں! اسے مجھے شادی۔ کسی میں آپ کو یہاں  
 گئی ہیں۔" اس کی اپنی اپنی اٹھتے سے ماریک۔ "وہ وہیں  
 رک کر اس سے اٹھنے کی تھی۔  
 "شادی تو مجھے تم سے ہی کرنا ہے۔ کیونکہ یہ میری  
 مجبوری ہے۔" وہ خود بھی رک گیا تھا اور بیٹھے ہاتھ  
 ہاتھ سے دیکھیں۔ یہ تمہاری میں اس کے کمرے کے  
 فونٹی تلاش کرنا تھا۔

"کیسی مجبوری۔" وہ نہ دیکھی۔  
 "مجھے تم سے محبت تو ہو جی ہے۔" وہ اٹھتے سے  
 ہوا۔  
 "وہاں بھلا کب کر کہیں مجھے دانی لڑی سے اٹھتے  
 مجھے۔  
 "ہاں! لیکن اس محبت میں تمہارے اس کرب کا کوئی  
 اصل نہیں۔ کیونکہ یہ محبت سے کھنکی سے تیار ہوئی  
 ہے۔ مجھے تمہارے ظاہر نے نہیں بلکہ باہل نے نہیں کیا  
 ہے۔ تم اس میں کی دولت سے ماہل ہو اور اس کی فونٹی  
 کی ساری میں دیکھنا چاہتا ہوں۔" وہ بہت کھنکی  
 سے اعتراف کرنا تھا۔  
 "تو اب مجھے میرے کمرہ میں گھر والوں کو سپورٹ کرنے میں  
 گے۔" اس کے اس سوال کا جواب بہت اہم تھا۔  
 "پاک! بلکہ میں خود تمہارا ساتھ دوں گا۔ لہذا فیصلہ کر  
 ہو نا۔ وہ ہے ہواں پندرہ کمرے کے ہر کمرے میں اس کا ساتھ  
 دے۔"  
 "جیکب! یہ حسین۔" اس کی آنکھوں سے آنسو بہ  
 نکلا۔  
 "نہ! اچھے لگتا ہے ساری عمر میں یہ آنسو ہی صاف  
 کر رہا ہوں گا۔"  
 "کون سے ایسا کام تو اس نے سچا راستہ میں لیلیٰ مجنوں  
 کا زوردار شروع کرنا چاہئے۔" ایک رنگ کا زوردار فونٹی  
 گھر آ کر بیٹھے ہیں۔ "میں نے فیما کے ساتھ اٹھتے کا رہا تھا۔  
 "وہ انھیں کس نے لگایا ہے کہ لایم فیما نے اپنے پندرہ کمرے  
 جیکب انھیں لگایا۔ "مختلف خاتون فونٹی میرے لئے عام  
 معاشرت ہے۔"  
 "حسین نے فیما کے ہاتھ پر ملا کر لے ہوئے کھل۔  
 "میں بھی تب تو ہم ان کے الیم کے لایم لایم۔  
 اور اپنے انداز کی تیار ہو کر مٹھائی کی شادی کی شادی میں گئے۔  
 فیما نے سب سے فونٹی۔ "حسین کی کمرے میں اس کا کھل۔  
 لگائی میں فغان کے جان دار فونٹی سے کوئی دوسری  
 تھی۔ فونٹی کی شادی کو وہ ہم بھی ساتھ شادی کی۔  
 راج لایم واصل گئے تھے اور فونٹی اس کے اسٹیل کی  
 سامنے لگائی تھی۔ اس مدت میں سکھ کا کچھ نہیں دیکھی  
 فونڈے اس کے وہ کچھ نہ تھا۔